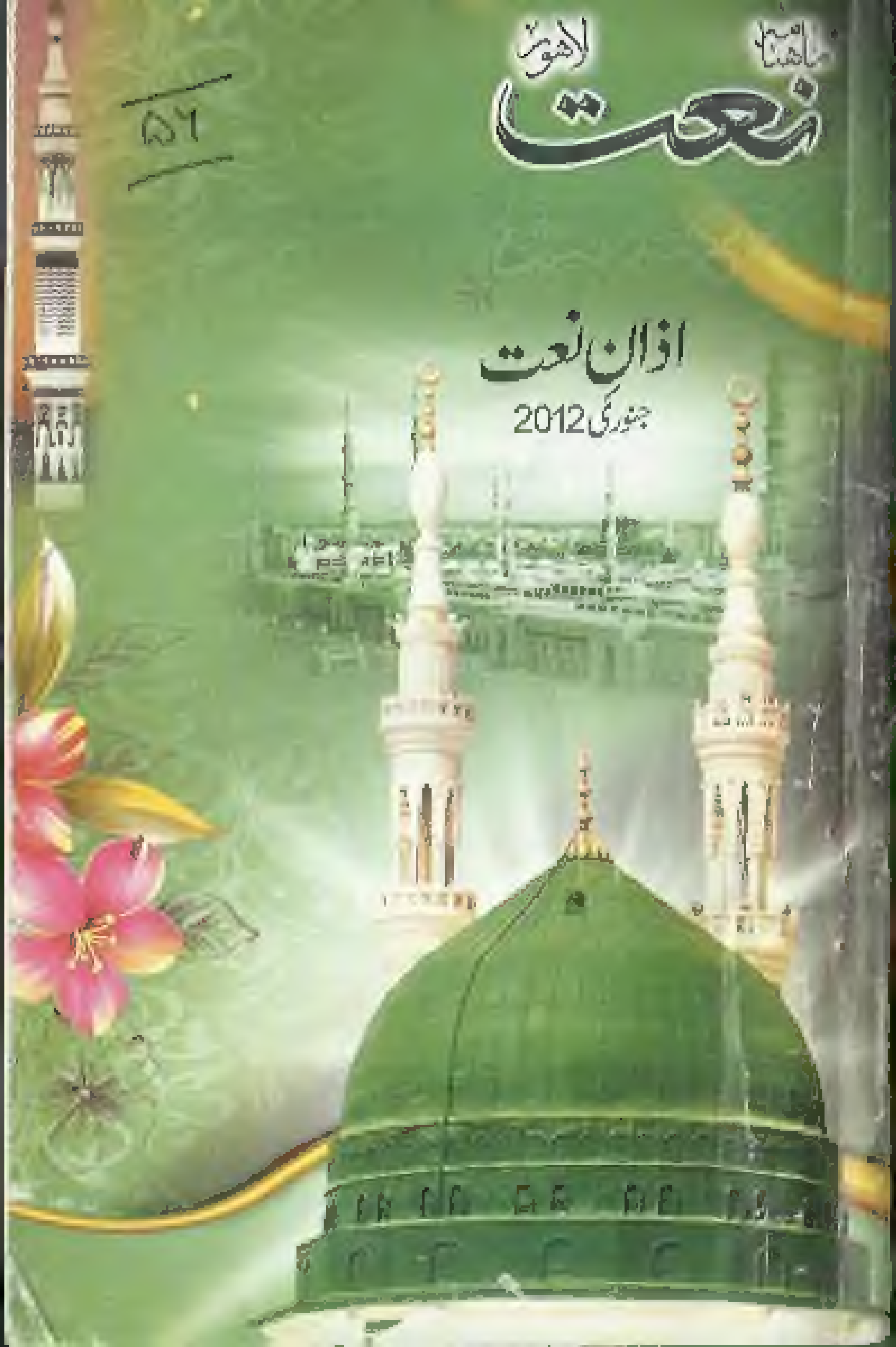
ماہنامہ
لاہور
نعت
اذانِ نعت
جنوری 2012

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 25 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ لاہور

نعت

جلد 25 جنوری 2012 شمارہ 1

اذانِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر - اظہر محمود (0321-9409900)

منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (فی شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرون ملک کے لیے 100 ڈالر

پرنٹر: حاجی محمد نعیم حسن کھوکھر نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ اور ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون 0423-7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور فون: 37463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 شیخ الاسلام کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ 54500 e.mail: madnigraphics@hotmail.com

زندگی کے سارے سُکھ، صحت اور تن دُرستی سے ہیں

تن سکھ سے تن درست

تن سکھ جسم و جاں کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔

ہمدرد

www.hamdard.com.pk

شاعرِ نعت کا ۵۶ واں اُردو مجموعۂ نعت

اذانِ نعت

راجا رشید محمود

مواجہۃ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

کے

سلام گزاران

کے نام

فہرست

کیسے پہ آپ کے چلتا ہے ایماں یا رسول اللہ ﷺ
کہ رب اعمال کو ہے سب کے گراں یا رسول اللہ ﷺ ۹
۱ بجز عصیاں نہیں جب ہم سب ہیں لٹاں یا رسول اللہ ﷺ
"دیکھیں کس منہ سے پھر خود کو مسلماں یا رسول اللہ ﷺ" ۱۱-۱۳
۲ ہے میری زندگی یوں کیف ساماں یا رسول اللہ ﷺ
کہ محشر میں رہوں گا زیرِ داماں یا رسول اللہ ﷺ ۱۴
۳ نہیں اعمال جو پہ جب پشیماں یا رسول اللہ ﷺ
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ ﷺ" ۱۵-۱۷
۴ لطفِ سرور ﷺ سے جب سینہ بھرا اللہ نے
گویا وہی بندے کی ہر بگڑی بنا اللہ نے ۱۸-۲۰
۵ مجھ کو مانگا مدینے حاضری کی چاہ نے
منہ کی کھائی آخرش جب ایک سو ماہ نے ۲۱ ۲۲
۶ کوئی عرضی بھی پہنچائی ہوئی جب خالقِ کل کو
تجربہ ہم نے کیا ہے پیمبر ﷺ کے توسل کو ۲۳ ۲۴
۷ عتبۂ سرکار ﷺ پہ حاضر ہو تو
رب کرے گا پوری تیری آرزو ۲۵ ۲۶
۸ زخمِ عصیاں کا جو تجھ کو ہے مداوا منظور
حاضری طیبۂ سرور ﷺ کی ہو تیرا منظور ۲۷
۹ کیا ہوا سے بھرا ہر مدینے کا مسافر ہے
کہ وہ پھوار ابرِ لطفِ مصطفیٰ ﷺ کی اس پہ وافر ہے ۲۸
۱۰ لب محبوبِ رب ﷺ کی سند جس کے پاس ہو
انساں وہ دیکھ کر کیوں بدحواس ہو ۲۹

۱۱ مہرِ نبی ﷺ کو رخ دیا میری سماج کا
ہوں منتظر میں حاضری کی اطلاع کا ۳۰
۱۲ محبوبِ حق ﷺ کی عطا و رحمت کا لطف کا بحرِ بیکراں ہے
ہدف پیمبر ﷺ کی شفقتوں کے بہاؤ کا ہر اک جہاں ہے ۳۱،۳۲
۱۳ بحر کی اہمیت کا منظر آ آ ﷺ کے دستور کا ہے
دامن رسولِ آخر ﷺ میں سر جھکا کبر غرور کا ہے ۳۳،۳۴
۱۴ میں خوش آنکھوں کا خاکِ طیبۂ حضور ﷺ سے
وابستہ یہ خوشی ہے مری ناگہاں سرور سے ۳۵،۳۶
۱۵ مہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی زمیں روشن ہے
ہر مکاں اس کا ہے رخشندہ نگیں روشن ہے ۳۷،۳۸
۱۶ طیبہ تا حشر پیمبر ﷺ کا حسیں مسکن ہے
اسی خاطر مری خواہش بھی وہاں مدفن ہے ۳۹
۱۷ نعت ہو مدحتِ محمد کا عنوان
مغفرت کا اسی سے ہے امکان ۴۰
۱۸ دیکھا ہے جس نے مہرِ پیمبر ﷺ قریب سے
دیکھے غم و الم کو وہ کیونکر قریب سے ۴۱
۱۹ وہ جس سے دل میں مرے ایک گدگداہٹ تھی
ظہور مہرِ پیمبر ﷺ کی چہچہاہٹ تھی ۴۲
۲۰ حیثیت پائی ہے قرب نے جو طیبہ ہو کر
سارا عالم ہی کھنچا آتا ہے شیدا ہو کر ۴۳،۴۴
۲۱ معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ کا جگ میں چرچا ہو گیا
جس سے مستعجب ہر اک بندہ خدا کا ہو گیا ۴۵،۴۶
۲۲ آ گئے کے سامنے آئینہ گر جب ہو گیا
مظہرِ نورِ ازل نورِ ازل میں کھو گیا ۴۷،۴۸

۲۳ حاصل مدحِ پیمبر ﷺ ہم جو ہیں صبح و مسا
رہنما اس باب میں اپنا رہا ہے رنگ ۴۹،۵۰
۲۴ جو زندگی گزارتے نبی ﷺ میں بسر کرے
وہ بات اپنی ہر طرح سے معتبر کرے ۵۱
۲۵ اپنے سر کا رہا جو سدا سائباں
وہ ہے الطافِ سرکار ﷺ کا سائباں ۵۲
۲۶ ڈاکٹر میرا دل اگر چیریں
عین آقا ﷺ کی پائیں تصویریں ۵۳
۲۷ یہ وہاں ہے اللہ ہے عشق خاطر
ہوں نعت کا نوکر ہے محبوب خاطر ۵۴
۲۸ جن کو نہ ہو کچھ دین کی اقدار کا ادراک
ان بندوں کو کیا مطلب سرکار ﷺ کا ادراک ۵۵،۵۶
۲۹ بندے! یہ ورد جو ہے "صلِ علیٰ" کا تیرا
رہنما اس میں ہے اللہ تعالیٰ تیرا ۵۷،۵۸
۳۰ پہلے نبی ﷺ کے شہر میں مہمان جائیے
پھر شان سے تا روضۂ رضوان جائیے ۵۹
۳۱ صاحب حاضری طیبہ روح و جاں کو دھو جائے
اگر آئے گھر جو اپنے "دوری" آنکھ چھو جائے ۶۰
۳۲ جو تو مدحِ پیمبر ﷺ میں ریاضت، کوشش ہو جائے
تو تیرے واسطے جنت کی وا آغوش ہو جائے ۶۱،۶۲
۳۳ نبی ﷺ کے شہر کی آب و ہوا دل جس کا دھڑکائے
وہی خوش بخت ہے جو اسوۂ سرکار ﷺ اپنائے ۶۳
۳۴ خیال و فکر کا اڑتا ہوا مزا پنچھی
مدینے پہنچا تو رنج و الم کی رات گئی ۶۳

۳۵ درود پاک کا عالم سدا رہا جو بھی
اسی کے حق میں تھا رب کا تھا فیصلہ جو بھی ۶۵،۶۶
۳۶ شہ کے پہنچے سر جاں نکلا گیا جو بھی
وہی تھا خلد کو رحمت سرا گیا جو بھی ۶۷،۶۸
۳۷ خدا ہے رب انام اور حضور ﷺ بھیجی سلام
ہے عمل آپ رسول ﷺ و خدا کے سب احکام ۶۹،۷۰
۳۸ کسی کا دل جو ہوا ہدیۂ درود و سلام
اسی کے گرد رہا ہالۂ درود و سلام ۷۱
۳۹ وطن کریم سے یوں دعا کیجے
اپنے سرکار ﷺ کا کہا کیجے ۷۲
۴۰ انھوں سے ہے جو قربِ اکثر کا واسطہ
آقا ﷺ کے لطف سے ہے ہدایت کا واسطہ ۷۳
۴۱ ہے نور روضۂ سرور ﷺ علاج غم کے لیے
مواجہہ پہ کھڑا ہوا عقیدہ دم کے لیے ۷۴
۴۲ ہے کافی روضۂ سرکار ﷺ سر کے غم کے لیے
"یہ زاد راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے" ۷۵
۴۳ تھی بڑی حاضری کی جو قربانی اپنی
تھا فخر اسے غیرت ایمانی پہ اپنی ۷۶
۴۴ یقیں کے لطف نے رکھا نہ کچھ وہم و گماں باقی
کہ طیبہ کے سوا کوئی نہیں جائے اماں باقی ۷۷
۴۵ یہی خواہش تھی پاؤں کے اختر کے جہان میں
کہ آئے آخری ہچکی مجھے آقا ﷺ کے مسکن میں ۷۸،۷۹
۴۶ کیا ان کے سر پہ ظل خدا ہے جہاں تھا
اور نور پا حضور ﷺ کے کیا آسماں نہیں ۸۰،۸۱

۴۷ جس جس نے مدح سرور ہر دوسرا ﷺ کی ہے
ان ساروں نے نماز محبت ادا کی ہے ۸۳،۸۲
۴۸ دُنیا میں جس جس جگہ سرکار ﷺ کا شیدا گیا
دل کے اندر وہ بسانے شہرِ طیبہ کا گیا ۸۵،۸۴
۴۹ پیمبر ﷺ کے اُسوہ کو تو رہنما کر
خدا ہی کی عبادت کیا کر ۸۷،۸۶
۵۰ محور نبی ﷺ ہے محور محبت کچھ اس طرح
مسرور ہو گی مری فطرت کچھ اس طرح ۸۹،۸۸
۵۱ جہانِ کفر و ظلم و جور کو زیر و زبر کر کے
چلو طیبہ کو لوگو معرکے دُنیا کے سر کر کے ۹۱،۹۰
۵۲ سجدے میں جا کے رب سے گزارش تو کر کوئی
طیبہ سے آ ہی جائے گی خوش کن خبر کوئی ۹۲
۵۳ دل سے جو عقیدت کی ترانہ صدا نکلی
مالک سرور ﷺ کے ثناخوان سنا نکلی ۹۳
استغاثہ حبیب کبریا سرکار ہر عالم مرے آقا ﷺ
"ظہور ذات سے جن کے کھلا ہے راز فطرت کا" ۹۶-۹۴

(صفحہ ۱۰ پر حمدیہ اور صفحات ۱۷، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۳۲، ۳۴، ۳۶، ۳۸، ۴۲، ۴۶، ۴۸، ۵۲، ۶۳، ۶۸، ۷۰، ۷۶، ۸۱، ۸۴، ۸۵، ۸۷، ۸۹، ۱۰۱ اور ۱۰۹ پر ۲۷ قطعے فردیات ہیں)

☆☆☆☆

حمد و نعت

کہے پر آپ کے پختہ ہے ایمان یا رسول اللہ ﷺ
کہ رب اعمال کا ہے سب کے نگراں یا رسول اللہ ﷺ
کلامِ حق میں ہے توصیف اُدھر سرکار والا ﷺ کی
اِدھر ہیں آپ بھی رب کے ثنا خواں یا رسول اللہ ﷺ
دیا اللہ نے پہنچا ہے ہم تک آپ کے در سے
ملا جو یہ ہمیں ایمان و عرفاں یا رسول اللہ ﷺ
جتائی آپ نے سب جانداروں کو یہ سچائی
ہے رب کے قبضۂ قدرت میں ہر جاں یا رسول اللہ ﷺ
ہمیں بخشے ہیں خلاقِ جہاں نے آپ کے صدقے
فلک آسا جبل ہموار میداں یا رسول اللہ ﷺ
ہر اک شے یوں بھی حکمِ مالکِ عالم کے ہے تابع
ہیں خود جب آپ رب کے زیرِ فرماں یا رسول اللہ ﷺ
صفاتِ خالقِ جملہ عوالم یوں ہوئیں ظاہر
کہ پایا آپ سے دُنیا نے ایقاں یا رسول اللہ ﷺ

وہاں بھی آپ نے اُمّت کی بخشش کا لیا وعدہ
ہوئے تھے آپ جب خالق کے مہماں یا رسول اللہ ﷺ
بچا لیجے ہمیں روزِ قیامت عدلِ خالق سے
خطا اپنے ہوئے جاتے ہیں اوساں یا رسول اللہ ﷺ
ہمیں دلوائیں مالک سے سکونِ قلب کی دولت
ہیں ہم دہشت زدہ ہم ہیں ہراساں یا رسول اللہ ﷺ
مدد اللہ سے دلوایئے ایسے کہ ہو جائے
ملل میں آپ کی اُمّت نمایاں یا رسول اللہ ﷺ

خدایا! ہو بیدار اتنا مقدّر
درودِ نبی ﷺ لب پہ ہو میرے اکثر
کبھی تو کرم اتنا مالک! ہو مجھ پر
گزر جاؤں جاں سے میں طیبہ پہنچ کر
رہیں لطف فرما ہمیشہ پیمبر ﷺ
خدایا! ہو اتنا ترا فضل یاور
نہ کچھ اور کرتا ہے بن کر سخنور
رکھے رب مجھے مدحِ آقا ﷺ کا خُوگر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یمِ عصیاں میں جب ہم سب ہیں غلطاں یا رسول اللہ ﷺ
"کہیں کس مُنہ سے پھر خود کو مسلماں یا رسول اللہ ﷺ"
ہیں من حیث الجماعت دہر میں بے حیثیت سارے
ہمارے سر سے ٹالیں آپ بحراں یا رسول اللہ ﷺ
جہاں سب آپ کی خاطر بنائے ربِّ اکرم نے
جہاں سب آپ کے ہیں زیرِ فرماں یا رسول اللہ ﷺ
نہ ہوتے آپ تو رہتا تھا متنِ زندگی عنقا
کتابِ زیست کے ہیں آپ عنواں یا رسول اللہ ﷺ
سوائے آپ کے دُنیا میں کوئی اور کب پایا
کسِ بیکس، قرارِ بیقراراں یا رسول اللہ ﷺ
صحابہؓ، اولیاءؒ سب آپ ہی کے نام لیوا ہیں
اسی سے ہے فرازِ سرفرازاں یا رسول اللہ ﷺ
جو مجھ سے دین کی کوئی اہم خدمت نہ ہو پائی
ہوں اِس ناکردہ کاری پر پشیماں یا رسول اللہ ﷺ

سمجھتا ہوں کہ ہے "صلِّ علیٰ" رُکنِ رکینِ دیں کا
بہت سے اور بھی گرچہ ہیں ارکاں یا رسول اللہ {ﷺ}

سراجِ نور ہیں، نورِ ازل کے آپ مظہر ہیں
کریں روشن مرا مہتابِ وجداں یا رسول اللہ {ﷺ}

وہ ہو بُوجہلؔ یا ہو بُولہب یا عاص بن وائل
ہیں دشمن آپ کے معتوبِ یزداں یا رسول اللہ {ﷺ}

نظر جیسے ہی پڑتی ہے نبی ﷺ کے سبز گنبد پہ
مری مژگاں پہ ہوتا ہے چراغاں یا رسول اللہ {ﷺ}

رہائی اس سے پا کر آپ کے طیبہ میں بس جاؤں
جو ہے لاہور میں زندانِ ہجراں یا رسول اللہ {ﷺ}

عطا فرمایئے گا بعدِ مُردن اپنے بندے کو
بقیعِ پاک کا شہرِ خموشاں یا رسول اللہ {ﷺ}

وہ بندہ حشر میں بچ جائے گا ہر حرفِ پُرسش سے
ہوئے جس شخص کے بھی آپ پُرساں یا رسول اللہ {ﷺ}

چلے جب آپ سوئے لامکاں تو آپ نے دیکھا
پسِ سدرہ کھڑا جبریلؑ حیراں یا رسول اللہ {ﷺ}

تھا عہدِ انبیاءؑ جب آپ کو سارے نبیوں نے
تھا مانا سربراہِ سربراہاں یا رسول اللہ {ﷺ}

نکلوائیں خدارا رُوح کو اس سے مدینے میں
جو یہ خمسہ عناصر کا ہے زنداں یا رسول اللہ {ﷺ}

اجازت دینِ طیبہ کی ملے سرکارِ والا ﷺ سے
کُھدی تو دل پہ ہے تصویرِ امکاں یا رسول اللہ {ﷺ}

انھیں اذنِ حضوری دیں کہ وہ خنداں و فرحاں ہوں
جو ہیں مجبوریٔ طیبہ میں گریاں یا رسول اللہ {ﷺ}

دھکیلے جا رہے ہیں ملک کو حاکم اندھیرے میں
کہیں عنقا ہو یہ افراطِ خلجاں یا رسول اللہ {ﷺ}

ہمیں چھٹکارا اس سے خالق و مالک سے دلوائیں
حکومت میں ہے خیلِ بے ضمیراں یا رسول اللہ {ﷺ}

قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ ہوں تو بات بن جائے
جو میرے نعت کے ۵۶ ہیں دیواں یا رسول اللہ {ﷺ}

بلا لیتے ہیں جب محمودؔ کو خود آپ طیبہ میں
تو کیا بھائے اسے بستانِ رضواں یا رسول اللہ {ﷺ}

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے میری زندگی یوں کیف ساماں یا رسولَ اللہ {ﷺ}
کہ محشر میں رہوں گا زیرِ داماں یا رسولَ اللہ {ﷺ}
محبّت آپ سے خالق کی آتی ہے نظر مجھ کو
میں جب جب بھی پڑھوں آیاتِ قرآں یا رسول اللہ {ﷺ}
مدینے سے بُلاوے کی نوید جاں فزا پا کر
میں ہو جاؤں نہ کیوں مستی میں رقصاں یا رسول اللہ {ﷺ}
نظر جب آپ کے مینار و گنبد پر پڑے میری
نہ پلکوں پر فزوں کیوں ہو چراغاں یا رسولَ اللہ {ﷺ}
حقیقت میں ہے خواہش آپ کے قدموں میں رہنے کی
مدینے میں جو ہوں مرنے کا خواہاں یا رسول اللہ {ﷺ}
اگر شاھدؔ سمجھتا آپ کو اعمال پر اپنے
بُرائی سے نہ کیوں رہتا گریزاں یا رسولَ اللہ ﷺ
تحفّظ آپ کی ناموس کا پیشِ نظر رکھ کر
جو دوں جاں تو مروں شاداں و فرحاں یا رسولَ اللہ {ﷺ}
عمل کوئی ہُوا گر آپ کی سُنّت سے کچھ ہٹ کر
رہوں گا سرنگوں، سر در گریباں یا رسولَ اللہ {ﷺ}
مجھے لگتا ہے حرفِ نعت کوئی کہہ نہیں پایا
ہوں کہنے کو تو یوں میں بھی سخنداں یا رسولَ اللہ {ﷺ}

(صنعتِ ذُوالقافیتین میں)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں اعمالِ بد پر جب پشیماں یا رسولَ اللہ {ﷺ}
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسولَ اللہ {ﷺ}"
جو جلبِ زر کی خاطر ہُوں ثنا خواں یا رسول اللہ {ﷺ}
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
حسد اور عیب جُوئی میری عاداتِ قبیحہ ہیں
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
مسلماں بھائی کی غیبت جو میرا روزمرّہ ہے
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
محبّت ظاہری ہر اک سے ہے پر بُغض ہے دل میں
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
جو میں دیں کے شعائر پر زباں تضحیک کی کھولوں
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
ریا بُنیاد ہے جب ایک اک اچھّائی اور نیکی
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسولَ اللہ {ﷺ}"

کمی کرتا ہوں جب میں آپ کی توقیر و عزّت میں
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
عمل میں آپ کی سیرت نہیں پیشِ نظر رکھتا
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
نہیں ہوں طاعت و تقلید کے رستے کا جب راہی
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
اگر ماں باپ کی خدمت میں کوتاہی بھی کرتا ہوں
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
نہیں حُسنِ سُلوک اپنا اگر افرادِ خانہ سے
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
نہیں کرتا مدد جب بیکس و نادار لوگوں کی
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
اگر ہوں مولوی اور فرقہ بندی کا مُبلّغ ہوں
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
ملوّث ہوں اگر میں ہر طرح کی قتل و غارت میں
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"

جو خود کو اور دُوجوں کو بھی میں بم سے اڑاتا ہوں
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
مُقلّد کافروں کا ہوں سیاست اور معیشت میں
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
سیاست دان ہوں اور لوٹتا ہوں قوم کی دولت
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
جو میں نے ناک میں دم کر دیا اپنی رعایا کا
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
ہڑپ کرتا ہوں جب میں پیسہ پیسہ ملک و ملّت کا
"تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"
کسی بھی حکم پر تو آپ کے چلتا نہیں ہوں میں
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ {ﷺ}"

....

خلقتِ ہر جہاں رازِ وحدت عیاں
سب یہ محبوبِ خالق ﷺ کی خاطر ہُوا
اُس درِ پاک کا ہو سکے کیا بیاں
جس کا دربان سدرہ کا طائر ہُوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ سرور (ﷺ) سے جب سینہ بھرا اللہ نے
گویا دی بندے کی ہر بگڑی بنا اللہ نے

رکھّا یوں رحمت کا اپنی در کھلا اللہ نے
"رحمتہ للعالمیں" ان (ﷺ) کو کہا اللہ نے

مقتدی آدمؑ سے عیسیٰؑ تک رکھے سرکار (ﷺ) کے
دی سرِ اقصیٰ نبیؐ کو اقتدا اللہ نے

گر نہ کرنی ہوتی بندے کو ثنائے مصطفیٰ (ﷺ)
کس لیے آخر دیا فہم و ذکا اللہ نے

ربِّ سرور (ﷺ) کی قسم کھا کر کلامِ پاک میں
ایک لکھا پیار کا انشائیہ اللہ نے

اہلِ ایماں کے لیے سونپا رسولُ اللہ (ﷺ) کو
رحمت و رافت کا سارا محکمہ اللہ نے

قربِ قوسوں کو شبِ اسرا کچھ اس طرح
دے دیا تشکیل آخر دائرہ اللہ نے

وہ تو نورِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ذکر میں ہیں تر دہن
جن کے اندر کو دیا ہے جگمگا اللہ نے

اس پہ نازش خدا رہتا ہوں سجدہ ریز میں
کر دیا سرکارؐ کا مدحت سرا اللہ نے

بھیجا آخر میں انھیں بالخیر قسمت کی طرح
یوں محبت کا رکھا ہے خاتمہ اللہ نے

دستِ سرور (ﷺ) قولِ خالق میں خدا کا ہاتھ تھا
ان کی خواہش کو کہا اپنی رضا اللہ نے

ذات کے عرفان کی منزل رسی کے واسطے
ہم کو دکھلایا نبی (ﷺ) کا راستہ اللہ نے

ذکرِ سرور (ﷺ) پر ترا دل بھیگتا تھا یا نہیں
حشر میں لینا ہے اس کا جائزہ اللہ نے

سچے آقا (ﷺ) کے تتبعّ سے نہ منہ موڑیں کبھی
مومنوں کو یہ دیا درسِ وفا اللہ نے

ہے دعا لب پہ نیکا دل سے بھی آتی ہے صدا
مجھ کو دینی ہے مدینے میں قضا اللہ نے

جو نقطہ ملتی ہے تقلیدِ حضورِ پاک (ﷺ) میں
وہ دکھائی سب کو راہِ اِنّما اللہ نے

غازی علم الدینؒ کو بخشا تو راہِ التفات
حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کا ولولہ اللہ نے

خواہشِ محبوب (ﷺ) کی تکمیل فرماتے ہوئے
اپنے کعبے کو دیا قبلہ بنا اللہ نے

عاملِ "صلِّ علیٰ" دنیا میں تو تھا یا نہیں
حشر میں کرنا ہے اس کا فیصلہ اللہ نے

ذات کے اوصاف کا مظہر نبی (ﷺ) کو یوں کیا
ان پہ فرمائے عوالم آشکار اللہ نے

رفعتِ ذکرِ حبیبِ پاک (ﷺ) کے اعلان سے
پرچمِ سرکار (ﷺ) کو اُونچا کیا اللہ نے

بیج اُن (ﷺ) کے پیار کا بویا قلوبِ خلق میں
اور کی پودے کی پھر نشوونما اللہ نے

لائقِ شعرِ مدیں فرما دیا محمودؔ کو
نعتِ سرکارِ دیں (ﷺ) کر کے سدا اللہ نے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ کو پہنچایا مدینے حاضری کی چاہ نے
منہ کی کھائی "خرش" ہر ایک سنگِ راہ نے

رب سے منوانا ہے کچھ تو بات کر سرکار (ﷺ) سے
کان میں پھونکا ہے یہ کہ مردِ حق آگاہ نے

ماند پڑ سکتی نہیں ہے حشر کے ہنگام تک
روشنی پائی شبِ اِسریٰ جو مہر و ماہ نے

گردبادِ جہل نے چکرا رکھے تھے ذہن تک
علم پھیلایا جہاں میں سرورِ ذی جاہ (ﷺ) نے

واسطہ میں نے دیا ہے جب رسولؐ اللہ (ﷺ) کا
جا ہی لینا ہے عطائے رب کو میری آہ نے

میں بفضلِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) حق گو رہا
بچ سی تو کی ہی تھی ہر جبر نے گمراہ نے

حسنِ خلقِ آقا و مولا (ﷺ) کا یہ اعجاز ہے
میرا دل جکڑا ہے مہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کی چاہ نے

میں رہ مداحِ پیمبر (ﷺ) پہ رہا ثابت قدم
مجھ کو بھٹکانے کی کوشش کی تھی ہر بدخواہ نے

"ویلی کیشن آف پاور" ہی کی ایک صورت تھی یہ
"رحمتہ للعالمین" (ﷺ) ان کو کہا اللہ نے

شہرِ آقا (ﷺ) کی کشش محمود پہ حاوی رہی
کربلا کے سامنے کرنا ہی کیا تھا گاہ نے

☆☆☆☆☆

خدا کے نام کی وحدت تو اک حقیقت ہے
نبی کا اس سے نہ ہرگز ہے دور نام مگر

قریشِ مکہ نے کم تو ستم نہ ڈھائے تھے
لیا نہ آقا (ﷺ) نے اُن سے بھی انتقام مگر

بیانِ سیرتِ سرکار (ﷺ) تم ضرور کرو
بہت ضروری ہے آقا (ﷺ) کا احترام مگر

مرے خیال کے اشہب کا دوڑنا برحق
نبی (ﷺ) کے ذکر کے ہاتھوں میں ہے زمام مگر

مجھے تو کعبے سے بھی فیض یاب ہوتا رہا
رہا زیادہ مدینے ہی میں قیام مگر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی مرضی بھی پہچانی ہوئی جب خالقِ کُل کو
مجرب ہم نے سمجھا ہے پیمبر (ﷺ) کے توسّل کو

اہم فرمایا آقا (ﷺ) نے قناعت کو توکّل کو
رواداری کو اُلفت کو اُخوت کو تحمّل کو

نہیں حُبِّ نبی (ﷺ) تو خلد تک کیسے رسا ہو گے
مجبور آخر تمہیں کرنا پڑے گا راہ کے پُل کو

اگر طیبہ کو جانے کی کوئی صورت نظر آئے
سمجھتا ہوں حرام اس میں تساہُل کو تامّل کو

ہماری زندگی ناموسِ آقا (ﷺ) کی امانت ہے
ملی آقا (ﷺ) کی منظوری ہمارے اس تحمّل کو

لڑکپن سے درودِ مصطفیٰ (ﷺ) سانسوں کی زینت ہے
یہ ناممکن ہے کوئی روک پائے اس تسلسُل کو

کوئی مشکل پڑے دُکھ ہو کوئی تو یاد کر لینا
حبیبِ خالقِ کُل عالمیں کو سرورِ کُل (ﷺ) کو

خدا نے آیۂ "تِلْكَ الرُّسُلُ" کہہ کر رسولوں میں
مُسلّم کر دیا سرکارِ والا ﷺ کے تفضُّل کو

نہیں ممکن نظامِ سرورِ سرکارِ ہر عالم ﷺ
قریب اپنے پھٹکنے دے تغیُّر کو تبدُّل کو

خیال آئے کبھی غیرِ رسول اللہ ﷺ کا دل میں
تو سمتِ طیبۂ سرکار ﷺ دوڑانا تخیُّل کو

سرافرازی ملی تھی طاعتِ محبوبِ خالق ﷺ میں
خدا جانے چُنا ہے کس لیے ہم نے تنزُّل کو

جو کی سرتابیٔ احکامِ رسولِ پاک ﷺ سے ہم نے
بنایا ہے گلے کا ہار خود بڑھ کر تذلّل کو

جہاں محمودؔ ذکرِ مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہو
وہاں مُنہ مت لگانا تم تجاہل کو تغافل کو

کیا قیام اپنا اگر طاعتِ سرور ﷺ میں نہ ہو
جب سلام اُن پہ نہیں ہے تو تشہُّد کیسا

شہرِ سرکار ﷺ کو پہنچے میں تو کیجے جلدی
راہ جو پائیے اس میں تو تردُّد کیسا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکار ﷺ پہ حاضر ہو تُو
رب کرے گا پوری تیری آرزو

راہِ رب میں پیاری چیزیں خرچ کر
"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا"

"مَعَ رَسُوْلِهٖ" کا اگر رکھو خیال
پورا ہو جائے گا حکم "جَاهِدُوْا"

چھوڑ کر لہو و لعب کی گفتگو
نعتیں گاتے جائیں سارے خوش گلو

مصطفیٰ ﷺ کے جتنے بندے ہیں انھیں
مل گئی خوشخبری "لَا تَقْنَطُوْا"

دینے کو تیار رہنا دوستو!
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں لہو

برسے گا سرکار ﷺ کا ابرِ کرم
تم کراؤ چشمِ نادم کو وضو

جانا لینے اور جاں دینے سے ہی
رکھی علمؒ الدینؒ نے دیں کی آبرو
ایک تھا ربؒ دوسرے اس کے حبیب ﷺ
تھے شبِ معراج دونوں رُوبرُو
جیسا ہے محمودؔ مکّہ کا حرم
ہے حرمِ طیبہ کا اس کے ہوبہو

محبت سے جو بندے لائیں گے تحفے درودوں کے
خدا شہِ نبی ﷺ کو بھائیں گے تحفے درودوں کے
جنھیں الفت ہے آقا ﷺ سے جو حکمِ رب پہ چلتے ہیں
زمانے بھر میں وہ پھیلائیں گے تحفے درودوں کے
فرشتے بھی سب بھی حاملینِ حج و عمرہ بھی
نبی ﷺ کے شہر تک پہنچائیں گے تحفے درودوں کے
سرِ میزاں مدد فرمائیں گے محبوبِ حق ﷺ ان کی
بشر جو پیش کرتے آئیں گے تحفے درودوں کے
ہماری رستگاری قبر ہی میں ہو گی محقق
نکیروں کو اگر گنوائیں گے تحفے درودوں کے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زخمِ عصیاں کا جو تجھ کو ہے مُداوا مقصود
حاضری طیبۂ سرور ﷺ کی ہو تیرا مقصود
پورا فرمائیں گے محمودؔ کا آقا ﷺ مقصود
جس کا ہے دفنِ مدینہ کا توانا مقصود
راہِ سرکار ﷺ پہ چلنا تو ہے سچا مقصود
تر زباں مدح میں رہنا ہے ادھورا مقصود
تو جو سرکارِ جہاں جاہ ﷺ کے حُسن گائے گا
شبِ دیجور میں ہے جس کا سویرا مقصود
میرے ہونٹوں پہ ہمیشہ ہو مدیحِ سرور ﷺ
ہے یہی اپنی تمنّا یہی اپنا مقصود
کیا نہیں قبلہ کی تحویل سے اتنا ظاہر
جو ہے سرکار ﷺ کی مرضی وہی رب کا مقصود
کر دوں اوراد سے میں "صلِّ علیٰ" کو غائب
کیا شیطانِ لعیں کا ہے یہ بے جا مقصود
وہ رہِ عامرِ چیمہؒ کا ہے راہی جس کا
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں ہے مرنا مقصود
نعت محمودؔ سرِ حشر بھی پڑھنا چاہوں
حال جیسا ہے مرا ویسا ہے فردا مقصود

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گناہوں سے مُبرّا ہر مدینے کا مسافر ہے
کہ بوچھارِ ابرِ لطفِ مصطفٰی {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کی اس پہ وافر ہے
حدیثِ قدسی "لَولاکَ" ہے جو اس کی مخبر ہے
کہ دُنیاؤں کی سب تخلیق ہی سرور {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کی خاطر ہے
مرا یوں شہرِ سرور {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کو ارادہ جانے کا پھر ہے
کہ مہمانِ خالقِ عالم کا ہر طیبہ کا زائر ہے
مرے کشکول صورت ہاتھ پھیلے یوں ہیں اس جانب
کہ وسیلہ آقا و مولا {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} پہ قیوم و قادر ہے
جو سوچیں تو مظاہر یہ محبت کے سوا کیا ہیں
کہ حامد کبریا کے ہیں نبی {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}، وہ اِن کا ذاکر ہے
منقش ہیں مناظر طیبۂ سرکار {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کے دل پہ
کہ میری چشمِ رفعت آشنا ان کی مصوّر ہے
احادیثِ صحیحہ سے ہے ثابت یہ حقیقت بھی
کہ جس کو پیار آقا {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} سے نہیں وہ شخص کافر ہے
کہے تو کیا اسے فضلِ پیمبر {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کے سوا بندہ
کہ یہ آلودۂ عصیاں درِ آقا {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} پہ حاضر ہے
نہیں دو رائیں اس سچ پہ کبھی محمودؔ ہو سکتیں
کہ محبوبیتِ آقا {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کلامِ حق سے ظاہر ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُحبِّ حبیبِ رب {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کی سند جس کے پاس ہو
اعمال نامہ دیکھ کر کیوں بدحواس ہو
سینے میں تیرے دل جو حقیقت شناس ہو
ذکرِ نبی {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} میں تُو بھی سراپا سپاس ہو
کیوں اس کو خوفِ حشر ہو کیسا ہراس ہو
جس شخص کو نبی {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کی شفاعت کی آس ہو
دوزخ کی آگ اُس کو جلائے گی کس طرح
جس کے بدن پہ اُنسِ نبی {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کا لباس ہو
وہ کیوں نگاہِ لطفِ خدا میں نہ آئے گا
محبوبِ کبریا {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کے جو داسوں کا داس ہو
جس کو بھروسا حضرتِ محبوبِ حق {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کا ہے
وہ کیوں خیالِ حشر سے آخر اداس ہو
اسمِ نبی {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کے ساتھ ہو "صَلِّ علیٰ" کا وِرد
ہونٹوں پہ جذبِ دل کا اگر انعکاس ہو
دفنایا جائے مجھ کو بقیعِ حضور {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} میں
مرتے ہوئے یہ لب پہ مرے التماس ہو
محمودؔ کیوں پڑیا نہ اس کو خدا کرے
جس کام کی اطاعتِ سرور {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} اَساس ہو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظہور نبی ﷺ کو رُخ رہا میری سماع کا
ہوں منتظر میں حاضری کی اِطلاع کا

باندھو کمر جو ہو گو کسی کام کے لیے
ہو ولولہ حضور ﷺ ہی کی اِتباع کا

دُنیا ڈرائے جتنا بھی، حالات جو بھی ہوں
رکھ حوصلہ تو وہاں نبی ﷺ کے دفاع کا

مت ہو درودِ پاک پیمبر ﷺ میں کچھ کمی
نقصان ہے یہ زندگی بھر کی متاع کا

جاتا تو ہوں مدینے کی جانب خوشی خوشی
ہوتا ہے سخت مرحلہ اس سے وداع کا

اُمت میں اختلاف تو رحمت کا تھا سبب
آپس میں کیوں بنا ہے یہ باعث نزاع کا

کرتے ہیں اہلِ ذوق مدیحِ حضورِ پاک ﷺ
نُکتہ یہی ہے مرکزی ہر اجتماع کا

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے خدائے جہاں کا حکم
اس سے ارادہ اپنا رکھو اِنقطاع کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ حق ﷺ کی سخا و رحمت کا، لُطف کا بحرِ بیکراں ہے
ہدف پیمبر ﷺ کی شفقتوں کے بہاؤ کا ہر اک جہاں ہے

وہ جن کے فضل و کرم کی ممنون ازل کے دن سے یہ میری جاں ہے
اُنھی کی مدحت میں منہمک ہوں، یہی عقیدت کا ارمغاں ہے

مقام آقا ﷺ کا یا خدا کا، وہی ہیں دونوں جو جانتے ہیں
حضورؐ ہیں قدرداں خدا کے، خدا پیمبر ﷺ کا قدرداں ہے

درِ مُقدّر کو میرے ہاتھوں کی ان لکیروں میں مت تلاشو
کہ میری قسمت کے رخش کی تو حضورؐ کے ہاتھ میں عناں ہے

جو راہِ تقلیدِ کبریا کو اُہم سمجھتا ہے خوش مُقدّر
وہی تو سرکار ﷺ کا ہے واصف، وہی تو آقا کا مدح خواں ہے

جنھوں نے واری ہے جاں نبی ﷺ پہ نقوشِ پا پر اُنھی کے چلنا
تحفّظِ حُرمتِ حبیبِ خدا ﷺ کا جذبہ اگر جواں ہے

اگر روایت درست ہو تو کلامِ حق ہے حدیثِ سرور ﷺ
کہ بات جو بھی حضورِ والا ﷺ کی ہے، وہ قرآں کی ترجماں ہے

تھے لاتعد معجزے حبیب خدائے برحق کے ایک ہے یہ
گواہی حقانیت کی دینے کو کنکروں کو ملی زباں ہے

مجھے غفور و رحیم رب کے غضب سے ڈرنے کی کیا ضرورت
نبئ رحمت {ﷺ} کی ذات برتر خدا کے اور میرے درمیاں ہے

تھکے تھے بعد تلاش کافر بھی، تم بھی ڈھونڈو جہان والو!
جہانِ دُنیا میں صدق اُن سا، امین اُن سا کہیں کہاں ہے

ملنا جس سے ہے مشروط ان کی اطاعت و اتباع ہی سے
ہر اک قدم پہ نبی {ﷺ} کی اُمت کو درپیش ایک ایسا امتحاں ہے

نبی {ﷺ} ہیں دُنیا و آخرت میں مرا سہارا، اسی لیے تو
"مری اُمیدوں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

دیا ہے ربِّ جہاں نے مجھ کو یہ "جاوۂ ذوق" کہہ کر مرا اشارہ
"مری اُمیدوں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

کہیں بھی جانے کی بات کر لو رشید کے لب پہ "نا" رہے گی
جو بات طیبہ کو جانے کی ہو تو اس کے ہونٹوں پہ ہاں ہی ہاں ہے

رہی جو زیرِ قدم آپ کے عرب کی زمیں
تو عرشِ رب پہ بھی سرکار {ﷺ} کا خرام رہا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجز کی اہمیت کا مظہر آقا {ﷺ} کے دستور کا ہے
دشمنِ رسولِ آخر {ﷺ} میں سر نیچا کبر و غرور کا ہے

تشکیل و تکمیلِ عوام صرف ہے ذاتِ سرور {ﷺ} سے
"حسنِ ازل سے روزِ ابد تک نورِ ظہورِ حضور {ﷺ} کا ہے"

سطحِ نظارہ مرتفع اتنی ہو جاتی ہے آنکھوں کی
شہرِ نبی {ﷺ} کے ہر ذرّے پہ دھوکا کوہِ طور کا ہے

میچ لیں آنکھیں اندھیاروں نے روشنی ہر سُو عام ہوئی
یومِ ظہورِ نورِ خدا سے حجابِ شبِ دیجور کا ہے

ان کی راہ الگ دیکھی عشّاقِ نبی {ﷺ} کے رستے سے
خُلد سے جن لوگوں کا تعلّق ہے تو حُور قصور کا ہے

بول ہے بالا سچائی کا ہر قولِ پیغمبر {ﷺ} میں
دشمنِ نبی {ﷺ} میں استیصال جو ہے وہ کذب و زور کا ہے

دوریٔ طیبہ کی آتش نے جھلس دیا ماحول مرا
بُعدِ درِ آقا {ﷺ} سے جیسے میرا گھر تنّور کا ہے

لرزاں جب ہے دبدبۂ {ﷺ} محشر کے ہنگامے میں
منتظر آقا و مولا {ﷺ} کا ہر بندہ بخشِ حضور کا ہے
بندے جتنے ہیں مفلوک الحال مرے سرکار {ﷺ} کے ہیں
دل میں ان کے درد جو ہے وہ غمگین و رنجور کا ہے
سب سے پہلے ربِّ جہاں نے نورِ نبی {ﷺ} تخلیق کیا
"حسنِ ازل سے رُوئے ابد تک نورِ ظہورِ حضور {ﷺ} کا ہے"
میرا تو محمودؔ نہیں ہے ان سے کوئی تعلق بھی
جن لوگوں کا علاقہ اب تک شہرِ نبی {ﷺ} سے دور کا ہے

آپ حضور ہیں اپنے رب کے اور غفور حضور {ﷺ} کا ہے
نورِ خدا کے قلبِ عُلا میں ہر جا نورِ حضور {ﷺ} کا ہے
رشتہ اُن سے الفت کا جو قائم رکھّو تو پاؤ
شافعِ عصیاں کاراں لوگو! نام ضرور حضور {ﷺ} کا ہے
اوّل تا آخر ہے سب کچھ دم سے میرے آقا {ﷺ} کے
"حسنِ ازل سے رُوئے ابد تک نورِ ظہورِ حضور {ﷺ} کا ہے"
طیبہ دل میں دل طیبہ میں میری ہے پہچان یہی
کب درِ اقدس میرے دل سے لوگو! دور حضور {ﷺ} کا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں خُوش اُنھوں کا خاکِ بقیع حضور {ﷺ} سے
وابستہ یہ خوشی ہے مری بانگِ صُور سے
میرے حضور {ﷺ} مظہرِ ربِّ غفُور ہیں
آئی شعور تک یہ خبر لاشعور سے
لکھتا ہوں نعت یوں کہ نظر آ گئی ہے مجھے
رب کی قسم قلم سے اور اس کی سُطُور سے
ہو ذکر مجملاً تو ہے معراج کا یہی
نورِ حضور {ﷺ} جا ملا خالق کے نور سے
ان کی زبان جان سکو تو عزیزِ من!
نعتِ نبی {ﷺ} سنو گے وحوش و طیور سے
غائر نظر سے دیکھ لے سیرت حضور {ﷺ} کی
مشغولا تو رہے گا فسُوق و فجُور سے
رنج و الم سے ہے نہ مصائب سے واسطہ
ہے ربط جب سے طیبہ کے دارُالسّرور سے

مجھ کو رکھا ہے مدحِ رسولِ کریم ﷺ نے
فضلِ خدا سے دُور گھمنڈ سے غرور سے
ذوقِ سلیم کی جو نظر ہے تو دیکھ لے
بڑھ کر ہے خاکِ طیبہ پُرنور طُور سے
محمودؔ پہلے دُنیا حسیں اس قدر نہ تھی
بدلا جہاں کا رنگ نبی ﷺ کے ظہور سے

تخلیقِ کائنات عوالم انھی سے ہے
ہر چیز کا حضور ﷺ کی رحمت پہ ہے مدار
"خوش آمدید" تم کو کہے گی زمینِ خُلد
لب پہ رہا درود جو تا عرصۂ شمار
خواہش یہی ہے دل کی مرے دیکھتا رہوں
شہرِ حبیبِ خالقِ عالم ﷺ کو بار بار
جو چاہا میرے ربِّ جہاں نے تو مرگ تک
کرتا رہوں گا مدحتِ محبوبِ کردگار ﷺ
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفّظ کے ذوق میں
عامرؒ نے علمُ الدینؒ نے کی اپنی جاں نثار

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی زمیں روشن ہے
ہر مکاں اس کا ہے رخشندہ مکیں روشن ہے
نورِ الطافِ پیمبر ﷺ سے مشعشع ہو گا
طاقِ احساس میں قندیلِ یقیں روشن ہے
اسمِ سرکارِ بھیں جاہ ﷺ کی صورت میرے
دل کی انگشتری میں ایک نگیں روشن ہے
وحی کے زیرِ اثر سب ہیں حدیثیں ان کی
یہ بھی روشن ہیں، جو قرآنِ مبیں روشن ہے
سب صحابہؓ ہیں ہدایت کے ستارے بے شک
یہ جو تارا ہے، وہ ازخُود تو نہیں روشن ہے
رب نے محبوب ﷺ کو پاس اپنے بلایا شاید
کیسا یہ راستۂ عرشِ بریں روشن ہے
ہالۂ شفقتِ سرکار ﷺ کے قربان جائیں
گرداگرد اپنے یہ اک حسنِ حسیں روشن ہے

اتنے تابندہ کہاں کاہکشاں کے رستے
جس قدر خاکِ درِ سرورِ دیں {ﷺ} روشن ہے

اپنی چشمک سے مدینے کو اشارے کرتا
اک ستارہ سا مرے دل کے قریں روشن ہے

لوگ اپنائیں تو عاداتِ کریمہ ان {ﷺ} کی
جن سے اسلام کی یہ شرحِ متیں روشن ہے

ذرّۂ خاکِ مدینہ کو جو دل سے دیکھو
پاؤ گے تم کہ کوئی ذرّہ نہیں روشن ہے

روشنی قبّہ پہ کم جتنی بھی دنیا رکھے
چشمِ افلاک میں یہ فرقِ زمیں روشن ہے

دیکھا جو نورِ قدم نجم کی صورت محمودؔ
آج تک سدرہ نشیں روحِ امیں روشن ہے

مدحِ آقا میں درودِ سرورِ کونین {ﷺ} میں
روحیں بھی مسرور ہیں اور خوش برابر ہیں قلوب

طیبۂ اقدس کی پاکیزہ فضا پہ کر رشیدؔ
بوئے اخلاص و محبت سے معطّر ہیں قلوب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ تا حشر پیمبر {ﷺ} کا حسیں مسکن ہے
اسی خاطر مری خواہش بھی وہاں مدفن ہے

سیرتِ آقا {ﷺ} کی ٹھہرتی نہ نمونہ کیسے
جبکہ ہر عادتِ سرکارِ جہاں {ﷺ} احسن ہے

روشنی بخشِ مہ و مہر و کواکب ٹھہرا
میرے سرکار {ﷺ} کے قدمین کا جو دھوون ہے

دہر طیبہ سے ہر اک خوشی متعلق ہے
ہجرِ طیبہ میں ہے جو نالہ ہے جو شیون ہے

ہر قدم نعت کے رستے میں ادب سے رکھے
عجب فکر و تخیل پہ یہی قدغن ہے

بھائی چارے کا نظام آقا {ﷺ} نے ہم کو بخشا
یہ حقیقت ہے کہ مضبوط یہی بندھن ہے

یا خدا! امّتِ سرور {ﷺ} کو بچا لے اس سے
اژدہا کفر کا کاڑھے ہوئے اپنا پھن ہے

دیکھتے کیا ہو مدینے سے میں ہو آیا ہوں
"حرم پاک پہ سجدوں سے جبیں روشن ہے"

کیسے ہوگا نہ ہر اک لفظ سنہری محمودؔ
مدحِ ممدوح کا جو رنگ ہے وہ کندن ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کا متن حمد کا عنوان
مغفرت کا اسی سے ہے امکان

وردِ "صلِّ علیٰ" رہے ہر آن
اس سے ممکن ہے دل کا اطمینان

پورا ہو گا بقیع کا ارمان
کہہ رہا ہے یہی مرا وجدان

دستگیری کو اپنی اُمّت کی
لائے محبوبِ کبریا ﷺ قرآن

پڑھتے جانا درود آقا ﷺ پہ
راہِ شہرِ حضور ﷺ ہے آسان

دستِ مالک ہے ہاتھ بھی ان کا
بات آقا ﷺ کی، رب کا ہے فرمان

اپنے محبوب ﷺ کی فضیلت کا
انبیاء سے لیا گیا پیمان

ہو اطاعت رسولِ برحق ﷺ کی
اس سے ٹل سکتا ہے ہر اک بُحران

رہنما میرے نعت میں ہیں رشیدؔ
کعبؓ، ابنِ رواحہؓ اور حسّانؓ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھا ہے جس نے شہرِ پیمبر ﷺ قریب سے
دیکھے غم و الم کو وہ کیونکر قریب سے

نقشِ قدم نبی ﷺ کا جو رکھّا ہے جیب میں
اُس نے رکھا ہے دل کو مُعطّر قریب سے

دیکھا لوائے حمد کو محشر کے دن جو بھی
مدحِ نبی ﷺ کرے گا سخنور قریب سے

اِستوا میں اس کا پیار کچھ ایسا بڑھا کہ بس!
دیکھا خدا نے اپنا جو مظہر قریب سے

بادِ صبا نے طیبہ کی جب سے جان کو
اُس دن سے گزری ہی نہیں صرصر قریب سے

بند آنکھوں ہی سے، ہم نے کھلے دل سے، دوستو!
دیکھیں سنہری جالیاں اکثر قریب سے

اُس دن سے دور مجھ سے جہنّم کا خوف ہے
دیکھا ہے جب سے مصطفیٰ ﷺ کا در قریب سے

قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف ہے بقیعِ پاک
میں دیکھتا تھا روز یہ منظر قریب سے

محمودؔ قبّہ سے تو ابھی دور تھی نظر
بول اُٹھا میرا حسنِ مُقدّر قریب سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس سے دل میں مرے ایک گدگداہٹ تھی
ظہور شہر پیمبر ﷺ کی چہچہاہٹ تھی

کبھی تھے تبع ہم بھی جناب سرور ﷺ کے
کبھی ہماری بھی دُنیا میں چودھراہٹ تھی

جو دور تھے تو پریشان حال تھے بندے
مدینے پہنچے تو ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی

ذکرِ ظہور حبیب کریم و ارحم ﷺ ہے
تھی آدھی رات مگر پھر بھی جگمگاہٹ تھی

مواجہہ کا مرا سامنا ہوا جس دم
تمام جسم میں ہیبت سے کپکپاہٹ تھی

پڑھے جو واقعے میں نے نبی ﷺ کی سیرت کے
مرے حواس میں اک پیدا سنسناہٹ تھی

نگاہ میں تھے عمل سیئات آلودہ
درِ نبی ﷺ پہ ٹھہرنے میں ہچکچاہٹ تھی

ہوئی تھی محفل میلاد جب بپا محمود
تو اس سے دشمنِ سرور ﷺ کی تلملاہٹ تھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیثیت پائی ہے یثرب نے جو طیبہ ہو کر
سارا عالم ہی کھنچا آتا ہے شیدا ہو کر

اُنس و اخلاص و محبت کا حوالہ ہو کر
تم زمانے میں رہو نعتِ آقا ﷺ ہو کر

قصرِ قوسین میں پہنچے جو حبیب خالق ﷺ
سامنے رب کے تھے یکتائی کا پردہ ہو کر

مجتمع در پہ نہ کیوں ہوں گے ملاءِ اعلیٰ
اسم سرکار ﷺ جپیں آپ جو تنہا ہو کر

آج دن رات جو تُو "صلِّ علیٰ" کہتا ہے
حشر میں حال ملے گا تجھے فردا ہو کر

جس نے سرکار بہیں چاہ ﷺ سے ٹکڑا پایا
وہ شہنشاہوں سے اچھا رہے منگتا ہو کر

جو سمو جائے نگاہوں میں نبی ﷺ کا روضہ
اُس سے ملتا ہوں میں اخلاص سراپا ہو کر

حال پچھوائیں ملائک سے پیمبر ﷺ جس کا
اس کو کیا کرتا ہے اے دوستو! اچھا ہو کر
اسم سرکار ﷺ کو میں چوم لیا کرتا ہوں
سامنے آنکھوں کے آتا ہے جب اہل ہو کر
حیثیت رکھتے تھے آقا ﷺ سے تعلق رکھ کر
آج بے وقر ہیں ہم طالب دُنیا ہو کر
یوں تو محمودؔ سے جو چاہو وہ باتیں سن لو
پر یہ طیبہ میں رہا کرتا ہے گُونگا ہو کر

درود کی بھی محافل کا اہتمام رہے
مگر نہ ان میں ذرا کم کبھی سلام رہے
جو لب ہوں ذکرِ رسول کریم ﷺ میں شاغل
تو ہاتھوں میں مئے محبت نبی ﷺ کا جام رہے
فضیلت آپ کی میثاقِ انبیاءؑ میں بھی تھی
حضور ﷺ نبیوں کے اقصیٰ میں بھی امام رہے
اُسے جہان کی صبحیں ذرا بھی بھائیں
نبی ﷺ کے شہر کی جس کی نظر میں شام رہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ کا جگ میں چرچا ہو گیا
جس سے مُستعجب ہر اک بندہ خدا کا ہو گیا
آپ کی دینے گواہی پیڑ چل کر آ گئے
چِر گیا سینہ زمیں کا اور رستہ ہو گیا
پہلے دو ٹکڑے ہُوا، پھر جُڑ گیا اک آن میں
چاند کی جانب جب آقا ﷺ کا اشارہ ہو گیا
پا گیا سورج جُونہی خواہش رسولِ پاک ﷺ کی
شام کا جو وقت تھا، وہ عصر ہی کا ہو گیا
ہجرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے سبب سُوکھا تنا
یوں ہُوا گریاں کہ الفت کا حوالہ ہو گیا
معجزہ یہ کافروں تک نے بھی دیکھا آپ کا
انگلیوں سے آپ کی چشموں کا اجرا ہو گیا
پا گئے ان کا لعابِ پاک طیبہ کے کنوئیں
کھارا یا کڑوا جو پانی تھا، وہ میٹھا ہو گیا

"مَا رَمَیْتَ" سے شکستِ کُفر کی تکمیل تھی
سنگ ریزوں سے ادھورا کام پورا ہو گیا
زلزلہ ہی صرف ٹھوکر سے نہیں ان کی رُکا
کوہسارِ خُلد اُحُد سارے کا سارا ہو گیا
سایہ بھی تو شکل کی صورت میں آتا تھا نظر
اس لیے سرکار ﷺ کا معدوم سایہ ہو گیا
"رحمۃٌ لِّلعالمیں" خالق نے جب ان کو کہا
معجزہ محمودؔ آقا ﷺ کا سراپا ہو گیا

ذاتِ حق کو دیکھنے سے یہ حقیقت کُھل گئی
ہے فقط سرکار والا ﷺ کی حقیقت ہیں نظر
جو نوائیؔ سُن میں پہلی بار مُجھ پہ پڑی
آج تک مجھ کو وہی ہے باعثِ تسکیں نظر
تیز جب دل کی ہوئی دھڑکن درِ سرکار ﷺ پہ
دی پائی میں لے اک آوازۂ تحسیں نظر
پائے گا شہرِ پیمبر ﷺ میں بہ ہر جانب رشیدؔ
اک ادب کی بندے کو کرتی ہوئی تلقیں نظر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگئے کے سامنے آئینہ گر جب ہو گیا
مظہرِ نورِ ازل نورِ ازل میں کھو گیا
فکر کی منقار میں لایا گُلِ مدحِ نبی ﷺ
طائرِ تخییل میر جب بھی طیبہ کو گیا
ابرِ اکرام رسول اللہ ﷺ کے فیضان سے
داغ ہائے معصیت اشکِ خجالت دھو گیا
جب محبّت کم ہوئی سرکار ﷺ سے تو روح تک
خواہشاتِ نفسِ امّارہ کا پھیلاؤ گیا
یُوں ترشّح لطفِ آقا ﷺ کا ہُوا احساس پہ
روح کے آنگن تلک بھی اس کا چھڑکاؤ گیا
آنکھ جب کھولی تو ہم طیبہ سے کوسوں دور تھے
ہو گئے بیدار تو کیا جب مقدّر سو گیا
اُس کی ہر اک سانس گویا زندگی افروز تھی
جو درودِ پاک پڑھتے پڑھتے بندہ سو گیا

خلعتِ رحمت مدینے سے کبھی لے آتا کہیں
کبریا کے شہرِ دلآویز تک تُو کھو گیا

مل گیا جو طاعتِ سرکار ﷺ کا مرہم مجھے
بھر مری ناکردہ کاری کا ہر اک گھاؤ گیا

مشغلہ محمودؔ آقا ﷺ پہ درود پاک کا
مزرعِ افکار میں تخمِ ارادت بو گیا

اربابِ اتقا کے دلوں میں ہیں نور زا
شہرِ نبی ﷺ کی خاکِ منوّر کی تابشیں

چاہو جو رازہائے عوالم سے واقفی
رکھو نظر میں شہرِ پیمبر ﷺ کی تابشیں

دیکھا جو نقشِ نعلِ رسولِ کریم ﷺ کو
تو ماند پڑ گئیں مہ و اختر کی تابشیں

خاکِ بقیعِ پاک میں اوڑھوں گا جس گھڑی
دیکھیں گے لوگ میرے مقدر کی تابشیں

توجیہ میں جہان کے ہر نور کی رشید
سرکار ﷺ کی ہیں سیرتِ اطہر کی تابشیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاملِ مدحِ پیمبر ﷺ ہم جو ہیں صبح و مسا
رہنما اس باب میں اپنا رہا ہے رَبَّنَا

مستجاب ربّ تلک میری دعا ہے یوں رسا
اس میں ہے "صَلِّ عَلیٰ" کا سابقہ اور لاحقہ

مصطفیٰ ﷺ کے در کا پایا ہم نے ساروں کو گدا
عاصی و مُذنب ہے کیا؟ کیا متّقی و پارسا

نعت میں جو ہم نے کی خالق کی تحمید و ثنا
حمدِ رب میں بھی کیا کرتے ہیں مدحِ مصطفیٰ ﷺ

حشر میں اُس کو پیمبر ﷺ کا کھلا دیدار تھا
آنکھ کی پُتلی پہ جس کی نقش تھا گنبد ہرا

سربلندی ہے نبی ﷺ کی ذہنِ انساں سے ورا
جن کی پیزاروں تلے تھے کیا خلا اور کیا مَلا

کرتے ہیں وردِ درودِ مصطفیٰ ﷺ پر اکتفا
مغفرت کا پا لیا ہے ہم نے سیدھا راستہ

دو کمانوں نے جو "اَوْ اَدنٰی" سے کھینچا دائرہ
اس تقرُّب کا کوئی لے بھی تو کیسے جائزہ

آئی خلوت خانۂ خالق سے سرور ﷺ کے لیے
"اُدنُ مِنّی یا حبیبی" کی مُحِبّانہ صدا

واقعات ایسے بہت سے سامنے دُنیا کے ہیں
تھی پسندِ خاطرِ رب جن میں سرور ﷺ کی رضا

یاد آتی روح و جان و دل کو گرماتی ہوئی
پائی ہے شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی آب و ہوا

آبِ حیواں کو جو حیواں ہیں وہی ڈھونڈا کریں
ہم نے تو کھا کر کھجوریں آبِ طیبہ پی لیا

نعت گویوں بھی ﷺ اُمیدوارِ حشر ہیں
مادحانِ مصطفیٰ ﷺ کو دے گا جب مالک صلہ

چاہتا ہے تُو جو آقا ﷺ کی توجُّہ کی نظر
سامنے قبّہ کے آنکھیں مُوند لے سر کو جھکا

اظہرؔ خلقِ القصد محمودؔ رکھتا ہے یقیں
شہرِ محبوبِ خدا ﷺ میں اس کی آئے گی قضا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو زندگی ثنائے نبی ﷺ میں بسر کرے
وہ بات اپنی ہر طرح سے معتبر کرے

ذکرِ نبی ﷺ میں اپنے دل و دیدہ تر کرے
"صَلِّ عَلٰی" میں بندہ شبوں کو سحر کرے

ہے اک سفر بھی کہ سقر کا نہیں خطر
جب ہو سکے تو طیبہ کو بندہ سفر کرے

کُفّار سامنے ہوں تو نامِ حضور ﷺ لے
نصرت سے اُن کی معرکے دُنیا کے سر کرے

اس میں خیالِ غیرِ پیمبر ﷺ نہ آنے دے
کیوں قصرِ دل کو اس طرح بندہ کھنڈر کرے

سب پر اگر مدیح و ثنائے حضور ﷺ ہو
دل میں ترے عنایتِ سرکار ﷺ گھر کرے

قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں یا پیشِ مُواجہہ
انسان عرض جو بھی کرے مختصر کرے

محمودؔ ہونا چاہیے رسا جو غفور تک
پہلے نقوشِ پائے نبی ﷺ راہبر کرے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے سر پہ رہا جو سدا سائباں
وہ ہے الطافِ سرکار ﷺ کا سائباں
سر پہ چتر اک رحمت بنا سائباں
نعلِ محبوبِ رحمان ﷺ کا سائباں
حشر میں طاعتِ مصطفیٰ ﷺ کے سبب
بندگانِ خدا پہ تنا سائباں
گنبدِ سرورِ سروراں ﷺ واہ وا!
مرحبا سائباں! حبّذا! سائباں!
دھوپ میں نعتِ سرکار ﷺ سے بن گیا
ربِّ الارباب کا اقتضا سائباں
کر کے ناکردہ کاری سے صرفِ نظر
رحمتِ مصطفیٰ ﷺ نے دیا سائباں
حشر کے روز ۔ آقا ﷺ کے قدمین میں
سر جھکانے کا پایا صلہ سائباں
جب جھلسنے کو تھی حدّتِ معصیت
التفاتِ نبی ﷺ بن گیا سائباں
سر پہ محمودؔ عاصی کے سرکار ﷺ کے
لطف و اکرام کا ہے بڑا سائباں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر میرا دل اگر چیریں
شہرِ آقا ﷺ کی پائیں تصویریں
جن میں حبِّ رسولِ پاک ﷺ نہ ہو
ایسی بے فائدہ ہیں تقریریں
ہیں پسندیدۂ خدائے جلیل
نعتِ محبوبِ رب ﷺ کی تحریریں
پا کے حرفِ شفاعتِ سرورِ ﷺ
حیثیت کیا رکھیں گی تقصیریں
مدحِ آقا ﷺ سے پائیں گے ناعت
دُنیا و آخرت میں توقیریں
میں درِ مصطفیٰ ﷺ پہ پہنچا ہوں
خواب ہے ایک لاکھ تعبیریں
میں نے فیضِ رسولِ برحق ﷺ سے
پائیں اپنے سخن میں تاثیریں
پا گئیں حرفِ صاد آقا ﷺ سے
میری خاموشیوں کی تقریریں
دلِ محمودؔ جگمگاتی ہیں
خاکِ شہرِ نبی ﷺ کی تنویریں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ورد ہے ازبر ہے جمعیتِ خاطر
نعوں نعت کا خوگر ہے جمعیتِ خاطر
خوش قسمتی سے سوتے میں بوصیریؒ نے پائی
سرکار ﷺ سے چادر ہے جمعیتِ خاطر
کرتی ہے صبا شہرِ پیمبر ﷺ کی ہمیشہ
ماحول معطر ہے جمعیتِ خاطر
غفار کی تحمید تو نعتِ پیمبر ﷺ
کرتا ہے سخنور ہے جمعیتِ خاطر
تو شکل میں زمزم کی درِ سرورِ دیں ﷺ پہ
پی اُنس کا ساغر ہے جمعیتِ خاطر
بہتا ہے درِ سرورِ عالم ﷺ پہ پہنچ کر
آنکھوں سے سمندر ہے جمعیتِ خاطر
ہر نغز گو شاعر کی زباں پہ رہی دائم
مداحیِ سرور ﷺ ہے جمعیتِ خاطر
محمودؔ نے کثرت سے چھلکتے ہوئے دیکھے
طیبہ کے کبوتر ہے جمعیتِ خاطر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ن کو نہ ہو کچھ دین کی اقدار کا ادراک
ن بندوں کو کیا عظمتِ سرکار ﷺ کا ادراک
پائیں نہ فتدلّیٰ کے مفاہیم کو جب تک
کیسے ہو مقامِ شہِ ابرار ﷺ کا ادراک
جب رب کے بلانے پہ چلے رات کو سرور ﷺ
کیا ہوتا فرشتوں کو بھی رفتار کا ادراک
ممکن ہی کہاں ہے کہ کسی شخص کو ہو جائے
اسرا کے پسِ پردہ کے اسرار کا ادراک
تم جادۂ الفت پہ چلو طیبہ کی جانب
ہو جائے گا اس شہر کے انوار کا ادراک
حسانؓ و بوصیریؒ کو پڑھے کوئی تو پائے
مداحیِ سرکار ﷺ کے گلزار کا دراک
ہو سکتا ہے قرآں کو سمجھنے ہی سے ہم کو
محبوب ﷺ سے جو رب کو ہے اس پیار کا ادراک

جو حرمت و ناموسِ نبی ﷺ کے تھے محافظ
اپنے لیے ان لوگوں کو تھا وار کا ادراک

وہ لرزہ بر اندام چلے شہرِ نبی ﷺ کو
جس کو ہو ذرا عظمتِ دربار کا ادراک

ناراض بھی، نالاں بھی ہے ہم سب سے زمانہ
اب تو ہو ہمیں اپنے اس ادبار کا ادراک

آقا ﷺ کے غلام اتنے تو کودن نہیں ہوتے
کیوں ہم کو نہیں سازشِ کفّار کا ادراک

جیبوں کو نہ بھرنے کا ذریعہ اسے سمجھیں
ہو جائے اگر نعت کے معیار کا ادراک

ہو سکتا ہے عشّاقِ پیمبر ﷺ ہی کو فی الوقت
محمود بھی بخشش کے افکار کا ادراک

حبیبِ کبریا ﷺ جیسا نہیں ہے انبیاء تک میں
حقیقت میں "ورفعنا" کا یہی مفہوم و مطلب ہے

ادب کیسے نہ اُس انسان کا کرتے رہیں قدسی
جو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کرنے میں، سننے میں مؤدّب ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بندے! یہ ورد جو ہے "صلِّ علیٰ" کا تیرا
رہنما اس میں ہے اللہ تعالیٰ تیرا

اُن سے الفت کا اگر سچّا ہو دعویٰ تیرا
لطفِ سرکار ﷺ سے بھر جائے گا کاسہ تیرا

نعت کہنے میں مددگار ہو جذبہ تیرا
ورنہ کس کام کا ابہام و کنایہ تیرا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جو ہو مرنا تیرا
قدسی کہتے ہیں اسے دائمی جینا تیرا

خوش مقدّر ہے، اگر نعتیں رقم کرنے کو
سرنگوں روز رہا کرتا ہے خامہ تیرا

تو سخن گو ہے، پسند آئے نہ کیوں خالق کو
مدحِ سرور ﷺ میں عقیدت بھرا لہجہ تیرا

آج لب پر ہے ترے اسمِ رسولِ آخر ﷺ
حال ایسا ہے تو کیوں ہو گا نہ فردا تیرا

روح پر سایۂ انوار نہ کیسے ہوتا
ذکرِ سرکار ﷺ پہ کیا قلب نہ دھڑکا تیرا

روزِ تعیین میں نبی ﷺ سر پہ رکھی پڑتا ہے
کیوں نہ تعبیر کو پائے گا یہ سپنا تیرا
سر کے بل چلنا عقیدت سے، خدا کے بندے!
شہرِ سرکار ﷺ سے جب آئے بُلاوا تیرا
دیکھ کر گنبدِ اخضر کو نگاہیں جھک جائیں
اور دروازے پہ جھک جائے سراپا تیرا
جنّت آقا ﷺ کے سرھانے کی جو دیکھی تُو نے
یہ سمجھ لے کہ ہُوا عدن ٹھکانا تیرا
تیرے آقا ﷺ کا تو دُنیا نے نہ پایا سایہ
دیکھا دُنیا کی ہر اک چیز نے سایہ تیرا
راہ جو سیرتِ آقا ﷺ نے دکھائی تجھ کو
ہے ضروری تو اسی راہ پہ چلنا تیرا
دیکھ کر روضہ تری جان میں جاں آئے گی
خون احدلو شیعہ نے نچوڑا تیرا
حشر کے روز عصا "حسنؑ علیؑ" کا ہو گا
تیری لغزیدہ خرامی میں سہارا تیرا
صرف آقا ﷺ کی شفاعت ترے کام آئے گی
پیش جب ہو گا گناہوں کا پلندا تیرا
دفنِ طیبہ کی اجازت تجھے آقا ﷺ دیں گے
رنگ لائے گا یہ محمودؔ ارادہ تیرا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسے نبی ﷺ کے شہر میں مہمان جایئے
پھر شان سے تا روضۂ رضوان جایئے
خواہش اگر ہو قربِ پیمبر ﷺ کی حشر میں
سرکار ﷺ کی ناموس پہ قربان جایئے
جب سامنے ہو اپنے نبی ﷺ کا مُواجہہ
مُھوڑایئے جو سر کو تو سب جان جایئے
مُنہ اور کسی دیار کی جانب نہ کیجیے
دعوت ہو شہرِ طیبہ کی تو مان جایئے
جس شکل، جس لباس میں بھی آئے سامنے
ہر دشمنِ رسول ﷺ کو پہچان جایئے
چلیے جب آپ قریۂ سرکار ﷺ کی طرف
اعمالِ ہر پہ اپنے پشیمان جایئے
میزان کی طرف جو بُلائیں ملائکہ
دابے بغل میں نعت کا دیوان جایئے
محمودؔ دل میں حُبِّ پیمبر ﷺ لیے ہوئے
دُنیا سے جایئے تو مسلمان جایئے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سحابِ حاضریٔ طیبہ روح و جاں کو دھو جائے
اُمڈ آئے مگر جو ابرِ دوریٔ آنکھ چھو جائے
تمازت حشر تک کی تُو فروُ ہوتی پڑے گا
جو بادل لطفِ آقا ﷺ کا ترے دل کو بھگو جائے
سفر سارے سفر ہوتے ہیں، اِستثنیٰ فقط یہ ہے
چلے گھر سے تو بندہ مسکنِ سرکار ﷺ کو جائے
اُسے سُدھ بُدھ رہے اپنی نہ دُنیا کی طلب کوئی
پہنچ کر قریۂ اخلاص میں انسان کھو جائے
مُقدّر کو جگانے کا ہو خواہش مند جو بندہ
کسی فٹ پاتھ پہ شہرِ رسولِ حق ﷺ کے سو جائے
تمام اَحکام آقا ﷺ پہ عمل میں کیوں نہیں کرتا
مجھے یہ سوچ ہی قعرِ ندامت میں ڈبو جائے
عطا سرکار ﷺ! اُمّت کو کریں اک رشتہ ایسا
مسلمانوں کو جو اک سِلکِ وحدت میں پرو جائے
چڑھے ناک بھوں محمودؔ جو ذکرِ پیمبر ﷺ پہ
دلِ اہلِ وِلا میں ایک بھالا سا چبھو جائے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تُو مدحِ پیمبر ﷺ میں ریاضت کوش ہو جائے
تو تیرے واسطے جنّت کی وا آغوش ہو جائے
ہماری سمت محشر میں پیمبر ﷺ دیکھ لیں ہنس کر
تو اک پردہ نشیں ہم سب کا پردہ پوش ہو جائے
مدینے میں ضروری ہے کہ لیں ہم ہوش کے ناخن
کوئی مدہوش بھی ہو تو وہاں باہوش ہو جائے
وہیں آ جائے گا رضوانِ جنّت دستگیری کو
اَجَل مجھ سے اگر طیبہ میں ہم آغوش ہو جائے
دکھاتا ہی رہا دُنیا کو جو زورِ بیاں اپنا
وہ پہنچے عتبۂ آقا ﷺ پہ تو خاموش ہو جائے
وہ جس کے جسم پہ ہوں دھجیاں ناکردہ کاری کی
وہ احرامِ درودِ پاک سے خوش پوش ہو جائے
سب اَمراض و عوارض اس کے ہوں حرفِ غلط فوراً
بُصیریؒ کی طرح جو شخص بُردہ پوش ہو جائے

سنو آقا {ﷺ} کے ارشادات اور انوار کو دیکھو
نبی {ﷺ} کے شہر میں تسکینِ چشم و گوش ہو جائے

جو موقع حفظِ ناموسِ رسول اللہ {ﷺ} کا پا لے
شہادت کی غرض سے وہ کفن بردوش ہو جائے

احادیثِ نبی {ﷺ} دل کی سکینت کا ذریعہ ہیں
انھیں پڑھنے سے ہر انسان کی سنتوش ہو جائے

وہ آقا {ﷺ} کے سرہانے کی طرف جنّت میں کیا پہنچے
ہُرّن قدمین تک جاتے ہی جس کا ہوش ہو جائے

جب ان کا روضہ آئے سامنے تو چشمِ دل کھولے
"جب ان کا ذکر ہو دُنیا سراپا گوش ہو جائے"

لگے محمودؔ جو سرکارِ ہر عالم {ﷺ} کے تلووں سے
رسا عرشِ الٰہی تک وہی پاپوش ہو جائے

تو اے عازمِ شہرِ سرکار والا {ﷺ}
مری ساری حالت بتانا پہنچ کر

مدینے کے رستے میں خاموش رہنا
مرا حال الفت بتانا پہنچ کر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی {ﷺ} کے شہر کی آب و ہوا دل جس کا دھڑکائے
وہی خوش بخت ہے جو اُسوۂ سرکار {ﷺ} اپنائے

خدا اس کام سے خوش ہو سخن گو اس پہ اِترائے
مدیحِ مصطفیٰ {ﷺ} پہ تو فقط ابلیس پچھتائے

تہِ دل سے تو اُحکامِ پیمبر {ﷺ} پہ عمل کرنا
اگر قسمت تجھے پیراہنِ اِخلاص پہنائے

فدا ہو آپ فردوسِ بریں اُس دیدۂ زیبا پہ
غبارہ طیبۂ اقدس جو تیرا چہرہ چمکائے

وہی ہے زیرِ الطاف و عنایاتِ نبی {ﷺ} جس کو
غمِ مجبوریِ شہرِ رسول اللہ {ﷺ} تڑپائے

فرازِ عرشِ اعلیٰ کو تو اپنی آنکھ سے دیکھے
اگر پیشانی تیری ان {ﷺ} کی چوکھٹ سے چپک جائے

کہا محبوبِ خلاقِ دو عالم {ﷺ} نے کہ مومن ہے
وہی خوش بخت جس سے خوش رہے ہوں اُس کے ہمسائے

نہیں جس کو حبیبِ خالقِ کونین {ﷺ} سے الفت
یہ وہ بدبخت ہے جس سے کہیں بہتر ہیں چوپائے

جو ہے محمودؔ آقائے جہاں {ﷺ} کا اُمّتی سچا
مشامِ جاں کو خوشبوئے درِ سرور {ﷺ} سے مہکائے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیال و فکر کا اُڑتا ہُوا مرا پنچھی
مدینے پہنچی تو رنج و اَلم کی رات ٹلی
خدا کا شکر نہیں اس سے بڑھ کے فخر کوئی
کہ شہرِ مدحِ رسولِ خدا ﷺ کا ہوں شہری
دعا کا مغز ہمیشہ یہ اِک تمنّا رہی
کٹے خدایا! مدینے میں سانس کی ڈوری
"فضائے خطّۂ طیبہ میں آ گیا جو بھی"
تھی اس کے زیرِ قدم ہر جہاں کی پہنائی
درود پڑھتے ہوئے آپ کو جو سونا ملا
سحر نشور ہوئی گویا آپ کی چاندی
خیال آیا جو اُس عطائے آقا ﷺ کا
ہوئی حضور ﷺ کی شفقت سے روح تک گیلی
حضور ﷺ نے جو مجھے مسکرا کے دیکھ لیا
تو بات اپنی نکیرین نے وہیں بدلی
فرو جو بات مقامِ نبی ﷺ سے کوئی کرے
مزاج میں مرے در آئے کی نہ کیوں تلخی
مرا خیال جو محمودؔ طیبہ جا پہنچا
تو پائی قبّۂ خضرا کی جاں نے چھاؤں گھنی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک کا عامل سدا رہا جو بھی
اسی کے حق میں تھا رب کا تھا فیصلہ جو بھی
کرے گا روز و شب مدحِ حضورِ پاک ﷺ وہی
رکھے گا سامنے اُلفت کا ضابطہ جو بھی
اُسے حضور ﷺ کی رحمت حصار میں لے گی
دکھائی دے گیا آمادۂ وفا جو بھی
نگاہ اس کی سرِ قصرِ لامکاں پہنچی
مُواجہہ نظر آنے پہ سر جھکا جو بھی
قرار دی گئی حرفِ غلط بہ لطفِ نبی ﷺ
لکھی ہوئی تھی عمل نامے میں خطا جو بھی
ہر اک مقام پہ آقا حضور ﷺ اوّج تھے
حُنین و بدر تھے یا اور معرکہ جو بھی
قبول ہو گی درودِ حضور ﷺ کے صدقے
کرے گا اِس طرح بندہ کوئی دعا جو بھی
رہی حضور ﷺ کی خوشنودیِ رب کے پیشِ نظر
بکھارتے رہیں کچھ لوگ فلسفہ جو بھی

خدا نے "اَوۡحٰی فَاَوۡحٰی" کا غنچہ بند رکھا
ہمیں بتایا نہیں ہے، اُنھیں دیا جو بھی

حجاب ہی میں ہیں راز و رموز سب اب تک
دَنَا کے قصر میں رب نے کہا سنا جو بھی

تمھیں سکھائے گا عزّت سے جینے کا رستہ
پڑھو گے سیرتِ سرور ﷺ کا واقعہ جو بھی

وہ اشک لطفِ الٰہی سے بن گیا موتی
بہ ہجرِ شہرِ رسولِ خدا ﷺ بہا جو بھی

پہنچتا ہے وہ رضائے خدا کی منزل تک
ہو حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ کا راستہ جو بھی

تنے گا حشر میں بھی سائباں "فترضی" کا
وہی تو ہونا ہے، چاہیں گے مصطفیٰ ﷺ جو بھی

ورائے عرشِ خدا اُس کا ذکر جا پہنچا
"فضائے خطّۂ طیبہ میں آ گیے جو بھی"

حصارِ عافیت و امن میں وہ آیا ہے
"فضائے خطّۂ طیبہ میں آ گیے جو بھی"

کرم ہے آقا ﷺ کا، محمود خوفِ حشر نہ کر
وہ تیرے حق میں ہی ہو گا، ہوا ہُوا جو بھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنا کے غنچے سرِ جاں کِھلا گیا جو بھی
وہی تھا، خلد کو مدحت سرا گیا جو بھی

نگاہِ لطف و عطائے خدا میں جا ٹھہرا
نبی ﷺ کو اپنی اطاعت میں بھا گیا جو بھی

وہی تو پائے گا مُنکَر نَکِیر کی شفقت
لحد کو عاملِ "صَلِّ عَلیٰ" گیا جو بھی

گلے لگائیں گے آقا ﷺ اسی کو جنّت میں
نبی ﷺ کے ذکر پہ سر کو جھکا گیا جو بھی

وہی ہے میرا تو محسن کہ اپنی باتوں سے
مدینے جانے کی ڈھارس بندھا گیا جو بھی

وہ "ھُمُ الدّین" کہا جائے گا قیامت تک
رہِ نبی ﷺ میں زرِ جاں لُٹا گیا جو بھی

اُسے کہیں گے مقلّد جنابِ حسّانؓ کا
سخن میں رنگِ محبّت جما گیا جو بھی

وہ سے کے لوٹا ضیا اپنے کاسۂ جاں میں
درِ حضور ﷺ پہ ظلمت زدہ گیا جو بھی
اسی کو مطلبِ پیمبر ﷺ نے سربلندی دی
انا کا قیصرِ فلک بوس ڈھا گیا جو بھی
اسی سے دُنیا کو داد و دہش کی بھیک ملی
درِ رسولِ خدا ﷺ پہ گدا گیا جو بھی
نبی ﷺ کے عشق کا تھا، اس لیے بھی ازبر ہے
سبق مجھے حرا اندر پڑھا گیا جو بھی
عطائے آقا و مولا ﷺ کے سائبان میں ہے
"فضائے خطۂ طیبہ میں آ گیا جو بھی"
بری نظر میں ہے محمودؔ صاحبِ عزّت
مدینہ جانے کا اعزاز پا گیا جو بھی

ابجد سے ضظغ کے عدد تک نورِ ظہورِ حضور ﷺ کا ہے
"حُسنِ ازل سے رُوئے ابد تک نورِ ظہورِ حضور ﷺ کا ہے"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا ہے ربِّ انام اور حضور ﷺ خیرِ انام
سچے عمل ہیں رسول ﷺ و خدا کے سب احکام
دعا کے اوّل و آخر جو لو حضور ﷺ کا نام
بفضلِ ربِّ جہاں ہوں گے سب تمھارے کام
یہ ہم پہ سرورِ کون و مکاں ﷺ کا ہے انعام
بتایا، اچھا بُرا کیا ہے، کیا حلال حرام
اِدھر جو اوڑھا ہے نعتِ حضور ﷺ کا احرام
اُدھر ہوں شاغلِ "صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل ﷺ" مدام
سمجھنا دین کو چاہو تو تم ضرور پڑھو
کلامِ سرورِ عالم ﷺ برائے استفہام
اسی کے ہاتھ کو رضوان بڑھ کے تھامے گا
جو لے گا دامنِ محبوبِ کبریا ﷺ کو تھام
ضروری ہے کہ ہو تقلیدِ سرورِ دیں ﷺ میں
ترا رکوع و سجود اور ترا قعود و قیام

حیات کے سبھی شعبوں میں رہنمائی کو
رسولِ رب ﷺ کا اور ربِّ رسول کا ہے کلام
جو ہم نے راہِ رسولِ کریم ﷺ چھوڑی ہے
جہادِ زیست میں اس واسطے ہوئے ناکام
خدائے پاک کا تجویز کردہ ہے محمودؔ
"علاجِ درد و محن نسخۂ درود و سلام"

خدا نے جب انھیں رحمت عوام کی بنایا ہے
تو ہے زیرِ نگیں سرکار ﷺ کے دُنیا کی ہر اک شے
نہ کچھ مدہوشی و بے ہوشی سے اس کا تعلّق ہے
چکھی جس خوش بخت نے حُبِّ رسولِ محترم ﷺ کی مے
بچائے گی تجھے طاعت حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی
ترے جنت بھی انھیں جہاں دیدہ رہے درپے
ہے خوشنودی نبیِّ آخری ﷺ ہی کی رضا رب کی
یہ آیاتِ کلامِ خالق و مالک سے ثابت ہے
اگر تُو وردِ اسمائے رسول اللہ ﷺ رکھے گا
تو آسانی سے قبر و حشر کی ہوں گی منازل طے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی کا دل جو ہُوا شیفتۂ درود و سلام
اسی کے گرد رہا ہالۂ درود و سلام
یہاں بھی اس کے سبب خیر سے گزرتی ہے
چلے گا حشر میں بھی سکّۂ درود و سلام
خیال میں ہو پیمبر ﷺ کے نقشِ پا کا جمال
نظر کے سامنے ہو نقشۂ درود و سلام
نتیجہ نکلا بھی امتحانِ میزاں کا
بشکلِ خُلد ملا ثمرۂ درود و سلام
تُو مار لے گا بالآخر سُلوک کی منزل
چلا پہن کے اگر خرقۂ درود و سلام
وقار جس کو ہے تقلیدِ کبریا سے ملا
نکاتِ دیں میں ہے وہ نکتۂ درود و سلام
سکوت اِس میں عنایاتِ ذُوالجلال کی تھی
رہا جو دل پہ مرے قبضۂ درود و سلام
مشاہدہ ہی نہیں ہے تجربہ بھی کہ ہے
"علاجِ رنج و محن نسخۂ درود و سلام"
بنا رشیدؔ کی فردِ عمل کا سرنامہ
کتابِ زیست کا اک صفحۂ درود و سلام

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دامنِ قیم سے یوں وفا کیجیے
اپنے سرکار ﷺ کا کہا کیجیے
حمد خالق سے مدحِ سرور ﷺ سے
بات کی آپ ابتدا کیجیے
آپ کو رنج کچھ اگر گھیریں
پیش سرکار ﷺ التجا کیجیے
خلد جانے کی ہو اگر خواہش
اُن ﷺ کے قدموں کو رہنما کیجیے
کرتے رہیے حضور ﷺ کی مدحت
غیر آقا ﷺ کی بات کیا کیجیے
نعت کہنے کو صاف رکھیے انھیں
دُور غیبت سے لب رکھا کیجیے
خوش جو کرنا ہو اپنے آقا ﷺ کو
جس کا بھی ہو سکے بھلا کیجیے
خاکِ طیبہ میں دفن ہو جاؤں
میرے حق میں یہی دعا کیجیے
پیار آقا ﷺ سے ہے کہ باتیں ہیں
دل کے میزاں پہ فیصلہ کیجیے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشکوں سے ہو جو نمِ اختر کا واسطہ
آقا ﷺ کے لطف سے ہے برابر کا واسطہ
جب چاہتا ہوں میری گزارش قبول ہو
دیتا ہوں رب کو اُس کے پیمبر ﷺ کا واسطہ
کر دشمنانِ سرور و سرکار ﷺ کو ذلیل
اللہ! تجھ کو سورۂ کوثر کا واسطہ
ہر اضطراب اس جگہ حرفِ غلط ہوا
قدمین سے ہے یوں دلِ مضطر کا واسطہ
باغیچۂ بہشت بریں ہی کی شکل ہے
آقا ﷺ کے گھر سے آپ کے منبر کا واسطہ
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے نکلتا ہے
ہر صبح اس سے ہے شہِ خاور کا واسطہ
دست و دہن ہیں ظاہراً مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ
اُن ﷺ کی عطا سے ہے مرے اندر کا واسطہ
سرکار ﷺ! میرے بھی کبھی امراض دور ہوں
بُوصیریؒ کو ملی ہوئی چادر کا واسطہ
ملت کی بہتری کی ہو محمودؔ جو دعا
خالق کو دینا گنبدِ اخضر کا واسطہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے دید روضۂ سرور ﷺ علاج غم کے لیے
مواجہہ پہ کھڑا ہونا حبسِ دم کے لیے
ہیں جتنے گوشے جہاں کے وہاں ضروری ہے
سحابِ لطفِ نبی ﷺ بارشِ نعم کے لیے
ہجوم دُنیا نے آقا ﷺ کے در پہ دیکھا ہے
وفورِ جُود و عطا سائلِ کرم کے لیے
بنایا ان کو جہانوں کے واسطے رحمت
یہ اہتمام رہا ہادیٔ اُمم ﷺ کے لیے
کرو جو غور تو سوگند کا طریقہ بھی
فَــلَا وَ رَبِّکَ ہے قائلِ قسم کے لیے
دو رویہ رب نے کھڑے کر دیے مَلَک رہ میں
دَنَــا کا قصر تھا مہمانِ محترم کے لیے
عصائے یادِ نبی ﷺ آیا کام محشر میں
سہارا چاہیے تھا لغزشِ قدم کے لیے
مجھے تو خاکِ دیارِ حضور ﷺ ہی بس ہے
نہیں ہے ذوق مرا گلشنِ ارم کے لیے
تو چل پڑا تو ہے محمودؔ شہرِ سرور ﷺ کو
نگاہ پاک رہے منظرِ حرم کے لیے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے کافی روضۂ سرکار ﷺ سر کے خم کے لیے
"یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے"
جو زادِ راہ ملا منزلِ حرم کے لیے
"وہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے"
منقش آنکھ کی پُتلی پہ ہے نبی ﷺ کا دیدار
"یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے"
جہانِ نعت ہے آباد فکرِ احقر میں
"یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے"
کرے گی حُبِّ نبی ﷺ منزلیں سبھی آسان
"یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے"
ہوں راہِ شہرِ رسولِ کریم ﷺ سے واقف
"یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے"
زبان لال ہے ذکرِ رسولِ برحق ﷺ سے
"یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے"
رجلِ رشید ہوں شاغلِ درودِ سرور ﷺ کا
"یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے"

(گرہ بندِ نعت)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تھی خوشی عامرؒ کی جو قربانی پہ اپنی
تھا فخر اسے، غیرتِ ایمانی پہ اپنی
ساجد رہے توفیقِ خداوندی پہ دائم
نادم نہ کرے فخر سخندانی پہ اپنی
کیسے ہیں مسلماں جو نہیں حبِّ پیمبر ﷺ
رکھتے بھی ہوا وہ داغ سا پیشانی پہ اپنی
تعمیر کرے قصرِ کسرِ نفسی کا بندہ
طیبہ میں رکھے تو پشیمانی پہ اپنی
پاتے نہیں آقا ﷺ سے جو الفت کے ملابس
شرم ان کو کہاں آتی ہے عریانی پہ اپنی
مدّاحِ سرکار ﷺ تو ہے عجز کی دوست
کرنا نہ گھمنڈ اتنا ثنا خوانی پہ اپنی
کب ایک قدم دور رہِ نعت سے رہ جائے
اندر کو رکھے اپنے جو نگرانی پہ اپنی
محمودؔ سوئے خلد چلے گا تو ملائک
قابو نہیں پا پائیں گے حیرانی پہ اپنی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یقیں کے لطف نے رکھّا نہ کچھ وہم و گماں باقی
کہ طیبہ کے سوا کوئی نہیں جائے اماں باقی
ہے جب تک عامرؒ و ممتازؒ جیسا اک جواں باقی
رہے گی حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی داستاں باقی
سناؤں گا سبق "حسنِّ علیؓ" کا جب نکیروں کو
تو پھر رہ جائے گا کیا اور میرا امتحاں باقی
رہے جو وِرد اسماءِ رسولُ اللہ ﷺ کا جاری
رہِ طیبہ کی رہتی ہی نہیں دشواریاں باقی
تمازت حشر کی، لوگوں کے جسموں کو جلاتی تھی
مگر آقا ﷺ کے بندوں کے لیے تھا سائباں باقی
چلا طیبہ کو میں احرامِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ پہنے
وہاں پہنچا تو عصیاں کی نہیں تھیں دھجّیاں" باقی
زیاں حسنات کا ہونے پہ بھی رُسوا نہ ہونا تھا
جو رہتا اُمّتِ سرور ﷺ میں احساسِ زیاں باقی
ثنا رحمان و ارحم کی بہت محمودؔ تھی لب پہ
نبی ﷺ کے ذکرِ دلکش کا رہا پھر بھی بیاں باقی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی خواہش پنپتی پاؤ گے احقر کے جیون میں
کہ آئے آخری ہچکی مجھے آقا {ﷺ} کے مسکن میں
سما جائے اگر اسمِ پیمبر {ﷺ} دل کی دھڑکن میں
تو ہو محسوس نورِ خالقِ کُل تیرے درپن میں
یہاں سایہ فگن ہے گنبدِ اخضر کی شادابی
خزاں کا دخل کیا مدّاحِ سرور {ﷺ} کے گلشن میں
نہیں محروم اس سے کوئی اِک گوشہ بھی دُنیا کا
سحابِ رحمتِ سرکار {ﷺ} برسا باغ میں، بن میں
"اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" ہونٹوں سے جونہی نکلا
دو عالم کی مسرّت آ بسی تھی میرے دامن میں
یہ کہتی ہے اُحد میں اشجعِ عالم {ﷺ} کی پامردی
عزیمت اسلحہ ہے حق و باطل کے ہر اِک رن میں
یہ ہم میں سے کوئی انسان کیسے سوچ سکتا ہے
صحابہؓ کو نظر آتا تھا کیا اُس رُوئے روشن میں

جگہ اس کو نہ مل جائے گی کیوں آقا {ﷺ} کی قربت میں
فدائی کا پتا محشر میں ہو گا جس کی گردن میں
ستاون سال کی میری ریاضت کا یہ حاصل ہے
نکھار آتا ہے نعتِ مصطفیٰ {ﷺ} سے شعر کے فن میں
درود پاک کی تسبیح جب محمودؔ پوری کی
تو سرشاری کی کیفیت تھی میری روح میں، تن میں

معرفت خلّاقِ عالم کی اگر مطلوب ہے
نورِ عرفانِ پیمبر {ﷺ} سے منوّر ہوں قلوب
عالمُ الغیب آ گیا جب سامنے محبوب {ﷺ} کے
اُن پہ ظاہر کر دیے گویا جہانوں کے غیوب
رب نے جب شاہد بنایا ہے عوالم کا انھیں
کیسے ممکن ہے چھُپیں بندے کے آقا {ﷺ} سے عیوب
سُن کے اسمِ مصطفیٰ {ﷺ} جب لازمی ٹھہرا درود
صرف استحباب کیا، اس کا ثابت ہے وجوب
مادحِ سرکار {ﷺ} رب کی، کعبؓ و حسّانؓ کی قسم!
سچ بڑا یہ ہے کہ ہے مدّاحِ سرکار {ﷺ} خوب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کیا اُن کے سر پہ ظلِّ خدائے جہاں نہیں
اور زیرِ پا حضور ﷺ کے کیا آسماں نہیں
میرا یقیں ہے یہ کوئی وہم و گماں نہیں
کوئی بھی شے نہیں کہ جو ان ﷺ پہ عیاں نہیں
طیبہ پہنچ کے بھی جو کوئی شادماں نہیں
اس کے لیے جہاں میں کہیں بھی اماں نہیں
پُر آب روح کب نہیں یادِ حضور ﷺ میں
ایسا ہے کب کہ آنکھ سے آنسو رواں نہیں
پاتال ارض میں کہ سرِ لامکان و عرش
ذکرِ رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کہاں نہیں
اسرٰی کی رات' رب کے بُلانے پہ مصطفیٰ ﷺ
پہنچے وہاں' جہاں پہ زمان و مکاں نہیں
دیکھا ہے سبز قُبّہ تو تقدیر پہ مری
چھائی بہار یوں کہ خزاں کا گماں نہیں

جس سے نمایاں عظمتیں سرکار ﷺ کی نہ ہوں
ہر ایسا لفظ آپ کے شایانِ شاں نہیں
جس کا عمل درود رسولِ امیں ﷺ پہ ہے
فردِ عمل میں اُس کی' خطا کا نشاں نہیں
رحمت ہیں وہ تمام جہانوں کے واسطے
پھر ایسی کائنات کہاں' وہ جہاں نہیں
دیکھو تو آنکھیں کھول کے' محشر کی دھوپ میں
"صلِّ علی الرّسول ﷺ" کا کیا سائباں نہیں
چلتا ہے یہ نہیں تو کبھی پہ حضور ﷺ کے
دُنیائے آب و گِل میں یہی امتحاں نہیں؟
جاؤں نہ کیوں میں عتبہ و قدمین کی طرف
کیا مرجعِ بے کسوں کا یہی آستاں نہیں
عامل درود سرورِ ہر کائنات ﷺ کا
محمودؔ میں تھیں کہ مرا خانداں نہیں

خواب تک میں جب مدینے کو لگے رہتے ہیں نین
کیا پڑے دل کو مرے لاہور میں رہنے سے چین

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس جس نے مدحِ سرورِ ہردوسرا ﷺ کی ہے
ان ساروں نے نمازِ محبت ادا کی ہے

سمجھے کوئی تو بات نبی ﷺ کی عطا کی ہے
سرکار ﷺ نے رَسد تو طلب سے سوا کی ہے

نبیوں میں جو ملی تھی حبیبِ غفور ﷺ کو
افضلی میں اہمیت ہے تو اُس اقتدا کی ہے

قربِ حریمِ صورتِ قوسین سوچیے
تصویر ایک کھنچتی ہوئی دائرہ کی ہے

کوئی جو پھلنا پھولنا چاہے جہان میں
حاجت اسے مدینے کی آب و ہوا کی ہے

مکّہ سے کچھ زیادہ کیں ٹھہروں مدینے میں
میں نے حطیمِ کعبہ میں بھی یہ دعا کی ہے

مَیں نے دیا نبی ﷺ کا وسیلہ غفور کو
اہمیت اِس میں ہے تو اِسی واسطہ کی ہے

بعدِ وفات اس کو ملے گا صلہ ضرور
جس نے سرِ حیات نبی ﷺ سے وفا کی ہے

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفّظ کا ادّعا!
خواہش یہ جستجوئے بقا میں فنا کی ہے

طیبہ سے بے نتیجہ رہی ہے جو واپسی
کم بختی جتنی ہے وہ سب تیری انا کی ہے

دل چاہتا ہے میری شفاعت کریں نبی ﷺ
تو التجا الشفیع میں اپنی قضا کی ہے

کی ہے توجّہ تجھ پہ نبی ﷺ کی عطاؤں نے
محمودؔ خوش نصیبی یہ تیری خطا کی ہے

یہ اعلانِ خدا آقا ﷺ سے پہنچا ہم سے بندوں تک
جو خلّاقِ عوالم ہے رگِ جاں سے وہ اقرب ہے

انھیں مبعوث کرنے کے لیے رب نے بنایا سب
ہیں وجہِ خلقتِ عالم نبی ﷺ یہ اپنا مذہب ہے

درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ کو حرزِ جاں کر لو
یہ ہر دُکھ کے مداوا کے لیے نسخہ مجرّب ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں جس جس جگہ سرکار ﷺ کا شیدا گیا
دل کے اندر تو بسائے شہر طیبہ کا گیا

مصطفیٰ ﷺ کے در کی جانب جو بھی شرمندہ گیا
التفات آقا و مولا ﷺ کا اُسے اپنا گیا

جالیوں کی سمت کب محو سے دیکھا گیا
شیشۂ چشم عقیدت آشنا دھندلا گیا

نام جس کا رحمۃٌ للعالمیں رکھا گیا
سب عوالم تک اُسی رحمت کو پھیلایا گیا

خود تو ہے موجودگی ان کی ازل سے تا ابد
صرف عدم کو سرورِ کونین ﷺ کا سایہ گیا

جس کو جانا تھا دیدہ آقا و مولا ﷺ کی سمت
پہلے ملبوسِ عقیدت اس کو پہنایا گیا

قبۂ انور پہ جب پہلی نظر میری پڑی
نور اُس دن سے مری آنکھوں میں وافر آ گیا

خیر مقدم کو بڑھے اُس کی طرف سارے ملک
حشر کو اقلیم رحمت کا جو باشندہ گیا

قبۂ آقا ﷺ پہ ہیں مامور قدسی اس لیے
دیکھتے رہتے ہیں اس در پہ وہ ہر آیا گیا

یہ جگہ مخصوص ہے قدمینِ آقا ﷺ کی طرف
اس جگہ جھکنے سے تو سرِ عرش تک اونچا گیا

. . . . .

رحمت ہیں نبی ﷺ، ان کا اثر پایا گیا ہے
ہر جنس میں، انسان میں، سب مور و مگس میں

جب بات چلے طیبۂ اقدس کو سفر کی
رفتار کی تیزی ہے تخیّل کے فرس میں

ہیں قریۂ سرور ﷺ کی تو آزاد فضائیں
لاہور میں رہنا تو رہائش ہے قفس میں

الفت کی نظر اٹھی سرِ قبہ تو پایا
اک نور جھلکتا ہوا روضے کے کلس میں

آنکھوں میں جو رہتا ہے اثر ابرِ کرم کا
دل شہرِ پیمبر ﷺ میں نہیں رہتا ہے بس میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ کے اُسوہ کو تُو رہنما کر
خدائے نبیؐ کی عبادت کیا کر
حبیبِ خدائے جہاں ﷺ سے وفا کر
کہ اپنے کو آقا ﷺ کا مدحت سرا کر
اگر سربلندی کی ہے تجھ کو خواہش
رہا کر تُو طیبہ میں سر کو جھکا کر
بڑی سب سے نعمت ظہورِ نبی ﷺ ہے
ضروری ہے کہ ذکرِ نعمت کو چرچا کر
ہدایت ہے بندے کو اپنے نبی ﷺ کی
تلاوت کیا کر تلاوت سُنا کر
یہ فرمانِ سرکارِ ہر دو جہاں ﷺ ہے
بھلا چاہے اپنا تو سب کا بھلا کر
کسی شے کی ربِّ جہاں سے طلب ہے
تو شہرِ پیمبر ﷺ میں جا کر صدا کر

جو توہینِ آقا ﷺ کرے اُس کی جاں لے
اور اِس کام میں اپنی جاں کو فدا کر
تشنہ مغفرت کی اگر چاہتا ہے
درودِ پیمبر ﷺ کا شاغل رہا کر
پسندیدۂ رب ہیں یہ کام دونوں
تو کہہ نعت اور رب کی حمد و ثنا کر
رہِ طاعتِ مصطفیٰ ﷺ یوں پکڑنا
بُرا جو کریں اُن سے بھی مت بُرا کر
جو محبوب ﷺ کا تیرے ہے نام لیوا
خدایا! اُسے حبسِ غم سے رہا کر
خدایا! جو حسانؓ و جامیؒ نے پائی
سعادت وہ محمودؔ کو بھی عطا کر

تُو نے چشمِ لطفِ آقا ﷺ کو کیا میری طرف
چشمِ نادم کے سب اظہار! تیرا شکریہ
تیرے باعث مجھ کو بُلواتا ہے بیتِ کبریا
حاضریٔ مسکنِ سرکار ﷺ! تیرا شکریہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ ہے شہرِ محبّت کچھ اس طرح
مسرور ہو گئی مری فطرت کچھ اس طرح
کچھ تھے صحابہؓ ان کے تو کچھ اہلِ بیتؑ تھے
قربت کچھ اس طرح تھی، قرابت کچھ اس طرح
اقصیٰ میں مصطفیٰ ﷺ کی قیادت پہ صاد تھا
تسلیم کی گئی تھی فضیلت کچھ اس طرح
پہلو میں ہیں حضور ﷺ کے شیخینؓ محترمؓ
ان کی مسلّم ہو گئی سنگت کچھ اس طرح
سانسوں کے ساتھ ساتھ درودِ حضور ﷺ ہے
پختہ ہوئی ہے اپنی یہ عادت کچھ اس طرح
مکّہ سے اک مولّست ہے، اک موافقت
شہرِ حضور ﷺ کی ہوئی حرمت کچھ اس طرح
ہر عرضی میری مالک و مولا نے کی قبول
کام آ گئی نبی ﷺ کی وساطت کچھ اس طرح

چٹکی بجاتے جیسے میں طیبہ رسا ہوا
پہنچا دیا گیا ہوں پہ سرعت کچھ اس طرح
پیشِ مواجہہ میں کھڑا تھا تو یوں لگا
قدموں میں میرے آئی ہے جنّت کچھ اس طرح
میں نے نہ بات پوری درِ مصطفیٰ ﷺ پہ کی
ناصر وہاں ہوئی مری لکنت کچھ اس طرح
آقا ﷺ نے اور حاضری کا عندیہ دیا
میری نتیجہ خیز تھی رقّت کچھ اس طرح
میں اپنے آپ میں نہ تھا، گریہ کناں رہا
تھی مسکنِ حضور ﷺ سے رغبت کچھ اس طرح
توہینِ مصطفیٰ ﷺ اسے ہرگز نہ تھی قبول
ممتاز قادری کی تھی غیرت کچھ اس طرح
امّت نے جب نہ ان ﷺ کے کہے پر عمل کیا
اس کا کیا دھرا ہوا غارت کچھ اس طرح
محمودؔ کو بقیع میں دو گز زمیں ملی
اس سے معانق ہو گئی نصرت کچھ اس طرح

☆☆☆☆☆

پذیرائی عطا کر دی اسے نعتوں کی صورت میں
مری کج مج بیانی کو پیمبر {ﷺ} نے ہنر کر کے

اُجڈ لوگوں کو حکمت سرورِ کل {ﷺ} نے عطا کر دی
جو تھے بے اعتبار، ان کو بھی چھوڑا معتبر کر کے

کیا حامل اسے دیدہ وری کا، کر دیا تاباں
حیاتِ بے بصر کو میرے آقا {ﷺ} نے نظر کر کے

جہاں میں عام تھی بے چارگی تھی بے بسی وافر
حبیبِ پاک {ﷺ} کو بھیجا خدا نے چارہ گر کر کے

بڑا یہ معجزہ محمودؔ دیکھا سرورِ دیں {ﷺ} کا
رکھا اُمّت کو اپنی آپ نے شیر و شکر کر کے

....

تحصیلِ علم بھی ہے تقلیدِ کبریا بھی
وردِ درود میں ہوں مَیں ملتقیِ جنت

جو اتباعِ سرور {ﷺ} میں کامیاب ہو گا
حاصل نہ ہو گی کیسے اس کو خوشی جنت

اس شہر نے تھا پایا فیضِ قدوم آقا {ﷺ}
ہر ہر قدم ہے طیبہ میں آگہی جنت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہانِ کفر و ظلم و جور کو زیر و زبر کر کے
چلو طیبہ کو لوگو! معرکے دُنیا کے سر کر کے

دعا یہ ملتزم کے سامنے دل سے نکلتی ہے
خدا عرضی کو پہنچائے مدینے پُر اثر کر کے

حضوری کا مجھے ہر سال مل جاتا ہے سندیہ
میں دو دو بار خوش ہوتا ہوں طیبہ کا سفر کر کے

تعلق کچھ نہ خشکی سے کبھی دیکھا ہے سبزی کا
اُٹھاؤ آنکھ گنبد کی طرف آنکھوں کو تر کر کے

جہانِ تیرہ و تاریک کو رخشندگی دے دی
شبِ دیجور کو چھوڑا پیمبر {ﷺ} نے سحر کر کے

حبیبِ خالق و مالک {ﷺ} ہیں تیرے حال سے واقف
بیانِ حالِ دل طیبہ میں کرنا مختصر کر کے

مدینے میں پہنچتا ہوں میں پہلے ۔ ذوالحلیفہ سے
نکل پڑتا ہوں کعبے کو پیمبر {ﷺ} کو خبر کر کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سجدے میں جا کے رب سے گزارش تو کر کوئی
طیبہ سے آ ہی جائے گی خوش کن خبر کوئی

اللہ جس کو سن کے لٹائے زرِ عطا
کیا نعت کے علاوہ بھی دیکھا ہنر کوئی

محشر میں بھی جو زیر رلوائے حضور ﷺ تھا
جنتی پکڑ دھکڑ تھی نہ اس کو تھا ڈر کوئی

اس منظرِ حسیں کا ذرا کیجیے خیال
اللہ منتظر تھا تو تھا منتظر کوئی

"جاءُوکَ" کے اشارے کے تابع جہاں گیا
بعد اس کے کیسے دیکھنا چاہوں گا در کوئی

مسرور آنکھ دیکھ کے طیبہ ہوئی بہت
مجبورِ دید چشم سے چھوٹا گہر کوئی

تعمیلِ حکمِ رب کی ہے جب اس کی حیثیت
کیسے نہ پائے مدحتِ نبی ﷺ کا ثمر کوئی

طیبہ کی جیسی دیکھی ہے نورانیت بھری
ویسی جہان بھر میں نہیں ہے سحر کوئی

میرا ہے تمسؔ بار کا محمودؔ تجربہ
کب خوش دلی سے جائے مدینے سے گھر کوئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل سے جو عقیدت کی درّانہ صدا نکلی
مدّاحیِ سرور ﷺ کے نغمات سنا نکلی

جب کعبہ آقا ﷺ کے گوشے سے قضا نکلی
بندے کو لیے بر میں جنت میں وہ جا نکلی

ظاہر میں جو پائی تھی اندر سے بجا نکلی
نعت آقا و مولا ﷺ کی خالق کی ثنا نکلی

میں نے تو جونہی سوچا "ترضٰها" کے معنی پہ
قبلے کے بدلنے میں آقا ﷺ کی رضا نکلی

جو بات عقیدت کی دل میں تھی چھپی بیٹھی
قدمین میں نکلی تو آقا ﷺ کو منا نکلی

جاں دیتا جونہی دیکھا ہے عامرؔ چیمہؒ کو
ظاہر میں فنا دیکھی باطن میں بقا نکلی

"الطّالعُ لنبی" آیا سرکار ﷺ کے ہونٹوں پہ
ترجیحِ عطا گویا بندے کی خطا نکلی

دروازے پہ آقا ﷺ کے میں ہوں گا کھڑا میرے
قالب کے غبارے سے جس وقت ہوا نکلی

☆☆☆☆☆

استغاثہ

حبیبِ کبریاؐ سرکارِ ہر عالمؐ ہمارے آقا ﷺ
"ظہورِ ذات سے جن کے کھُلا ہے رازِ فطرت کا"
انھی کے در سے ہے وفورِ عقیدت اپنا سرمایہ
کہ اُس در کے سوا اپنا کہیں پہ ہاتھ کب پھیلا
انھیں خالق نے رحمت سب عوالم کا بنایا ہے
ضرورت اس صفت کی پوری کرتے ہیں شہِ طیبہ ﷺ
مسائل اجتماعی ہوں کہ ہوں اک ایک بندے کے
سراپا رحمتِ رحماں انھیں کرتے ہیں حل تنہا
انھی کی بارگہ میں استغاثہ پیش کرتا ہے
سوا سرکارِ والا ﷺ کے سنائیں کس کو ہم دکھڑا
اور اس مقصد کی خاطر ہاتھ میں محوئ احقر کے
سرِ قرطاس ہے اک سربریدہ سرنگوں خامہ
ہیں عاصی ہم ولیکن آپ کے تو نام لیوا ہیں
اور اپنا ملک آقا ﷺ زحمتوں کی زد میں ہے آیا

بہت سے واقعات ایسے ہوئے ہیں جن سے ظاہر ہے
کہ اپنا ملک امریکا بہادر کا ہے محروسہ
سنگھاسن اقتدارِ ملک کا ہو یا اپوزیشن
قد آور بن کے بیٹھا ہے سیاست کا ہر اک بونا
یہاں پہ لیڈروں کے دیکھ کر مکروہ چہروں کو
اُبلنے کو ہے میرے قلب کا آتش فشاں لاوا
ہمارے سامنے قومی معیشت لٹتی جاتی ہے
نہیں ہے قومی بدحالی میں کوئی ہاتھ نادیدہ
بجٹ میں تو کسی بھی محکمے میں کچھ نہیں باقی
نہیں بھرتا مگر حرصِ سیاستداں کا مٹکا
جنھیں قانون سازی کرنی تھی وہ پیٹ بھرتے ہیں
نمایندوں نے ہے بے غیرتی کا پیرہن پہنا
ہر اک ایوان کی چھت کے تلے جو ہے نمایندہ
وہ اک رتّی حمیت کا ہے بے گور و کفن لاشہ
ذلالت اور خیانت اور بدبختی کی صورت میں
ہے شامت کا سروں پہ اہلِ پاکستان کے سایہ

یہ کتنا ظلم ہے' اُس کو قیادت سونپ دی جائے
پڑا ہو جس کی گردن میں کرپشن کا بڑا تمغا
جو پاکستان کی خاطر نحوست کی علامت ہے
نظر آتا ہے ہر ٹی وی پہ سب لوگوں کو وہ چہرہ
اُڑاتے ہیں معیشت مُلک کی یہ اپنے دوروں پہ
سبھی ملکوں کے دوروں میں ہے ان کے ہاتھ میں کاسہ
یہاں اشرافیہ کا یہ شرَف ہے' لُوٹ لیں دولت
غریبوں کا رکیا ان ظالموں نے ٹھنڈا ہر چولھا
نہیں حق اور باطل کی کوئی تفریق اس جا پر
سیاستیں وہ بھی ہیں جنھوں نے تھوک کر چاٹا
مگر ہم عاصیوں نے بھی نہیں سوچا کبھی ایسا
کہ جمہوریت شاطر سے ہم لوگوں نے کیا پایا [redacted]
بچانے کے لیے ایسے میں پاکستان کی عزّت
خدا کے واسطے' آقا {ﷺ}! اِدھر رحمت کا اک جھونکا!

☆☆☆☆☆

(جنوری ۲۰۱۲ سے جاری) **سید ہجویرؒ نعت کونسل** کے
ماہانہ طرحی حمدیہ نعتیہ مشاعروں کے 2012 کے مصرع ہائے طرح
مشاعرہ گاہ: **الحمرا' ادبی بیٹھک' لاہور**۔ انگریزی مہینے کا پہلا اتوار ٹھیک 2 بجے دن

جنوری ۲۰۱۲	"ہو گیا اللہ اس کا جو بشر اُن (ﷺ) کا ہوا"
(۱۲۰واں مشاعرہ)	مظفر وارثی (۲۸ جنوری ۲۰۱۱)
فروری ۲۰۱۲	"پیروں تلے ہیں عرشِ الٰہی کی وسعتیں"
(۱۲۱واں مشاعرہ)	علی حسین شیفتہ (۲۸ فروری ۱۹۹۱)
مارچ ۲۰۱۲	"نیک' مقبول' عرض' اسلوب' انوکھی' اچھی"
(۱۲۲واں مشاعرہ)	کالی داس گپتا رضا (۲۱ مارچ ۲۰۰۱)
اپریل ۲۰۱۲	"دہر میں نورِ محمد (ﷺ) کا اُجالا دیکھا"
(۱۲۳واں مشاعرہ)	حشمت یوسفی (۲۵ اپریل ۱۹۸۶)
مئی ۲۰۱۲	"وہ دل ہے کہ جس دل میں محبت ہو نبی (ﷺ) کی
(۱۲۴واں مشاعرہ)	اکبر وارثی میرٹھی (۳۰ مئی ۱۹۵۳)
جون ۲۰۱۲	"اصحاب مکتبِ عشقِ نبی (ﷺ) انوکھا ہے"
(۱۲۵واں مشاعرہ)	سجاد سخن (۱۷ جون ۲۰۱۱)
جولائی ۲۰۱۲	"جس سے کیا ہے جزوِ عبادت درود پاک"
(۱۲۶واں مشاعرہ)	لالہ صحرائی (۷ جولائی ۲۰۰۰)
اگست ۲۰۱۲	"یہاں سب کچھ بہ قدرِ وسعتِ اُمید ملتا ہے"
(۱۲۷واں مشاعرہ)	عارف اکبرآبادی (۱۷ اگست ۱۹۸۷)
ستمبر ۲۰۱۲	"عشق جس کو بھی مصطفیٰ (ﷺ) سے ہے"
(۱۲۸واں مشاعرہ)	منظور وزیر آبادی (۸ ستمبر ۱۹۹۸)
اکتوبر ۲۰۱۲	"چاندنی روح میں اُتر آئی"
(۱۲۹واں مشاعرہ)	ارشاد اعجاز رانا (۸ اکتوبر ۲۰۱۰)
نومبر ۲۰۱۲	"چمکا ہے آفتاب رسالت کہاں کہاں"
(۱۳۰واں مشاعرہ)	زاہد فتحپوری (۳۰ نومبر ۲۰۰۱)
دسمبر ۲۰۱۲	"اُن کے انوار سے روشن ہے فضائے عالم"
(۱۳۱واں مشاعرہ)	قمر یزدانی (۱۹ دسمبر ۲۰۰۸)

آثارِ مدینہ

مدینہ منورہ کا مصور تعارف

قیمت 150 روپے

- 11½ x 9 سائز کے 256 صفحات
- ہر صفحہ چار رنگا طباعت
- مدینہ منورہ کی 719 نئی اور پرانی تصاویر کا سینکڑوں سال کا ریکارڈ ایک ہی جگہ پر جمع
- 32 قرآنی آیات کے خوبصورت ڈیزائن کتاب کی زینت